ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ | جمعۃ المبارک ۵؍ستمبر ۲۰۰۳ء | ۸؍رجب ۱۴۲۴ ہجری قمری ❁ ۵؍تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی | شمارہ ۳۶

پودا لگانے کا اجر

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جو آدمی کوئی پودا لگاتا ہے تو اس پودے سے جتنا فائدہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے برابر اس آدمی کے لئے اجر مقرر کردیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

امسال کیوبا میں جماعت کا نفوذ ہوا۔ گزشتہ ۱۹ سالوں میں ۸۵ نئے ممالک میں جماعت کا قیام ہوا۔

پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں ۵۱۸ نئی جماعتوں کا قیام۔ امسال ۲۲۶ مساجد اور ۲۸۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ۔ جماعت کی طرف سے طبع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد ۵۷ ہوگئی ہے۔ امسال قلمان زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ شائع ہوا۔

مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کے قیام، تعمیر مساجد، مشن ہاؤسز و تبلیغی مراکز کے قیام، اشاعت قرآن کریم و دیگر لٹریچر کی طباعت سے متعلق اعداد و شمار اور ایمان افروز کوائف پر مشتمل روح پرور خطاب

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء پر دوسرے روز کا خطاب۔

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حسب ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کی: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ۔اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ (سورۃ النحل : ۱۹)۔

پھر فرمایا: اس کا ترجمہ ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے اپنے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو دوران سال جماعت احمدیہ پر ہوئے۔ اور جیسا کہ یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے، یقیناً ہم ان فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتے جو اللہ تعالیٰ مسلسل جماعت احمدیہ پر کر رہا ہے اور بارش کے قطروں سے بھی زیادہ وہ فضل ہیں۔ بہرحال کچھ رپورٹ تیار ہے وہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اور گزشتہ ۱۹ سالوں میں جب ۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اور لندن تشریف لائے، اس وقت سے باوجود اس کے کہ مخالفین نے جماعت کو مٹانے کے لئے، نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا، ایڑی چوٹی کا زور لگایا اللہ تعالیٰ نے ۸۵ نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔

امسال جو نیا ملک احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ وہ کیوبا (Cuba) ہے۔ اس ملک میں احمدیت کا آغاز دہلی انڈیا کے ایک دوست مفیض الاسلام صاحب کے ذریعہ ہوا ہے۔ یہ اپنے کام کی غرض سے وہاں گئے اور دوران قیام تبلیغی رابطے کئے اور مرکز کو ان لوگوں کے ایڈریسز بھجوائے۔ چنانچہ ان ایڈریسز پر مشن کے ذریعہ سپینش زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا اور ان لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھا گیا۔ الحمدللہ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں

توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں

اللہ پر توکل اور یقین کے بارہ میں پرمعارف اور ایمان افروز خطاب

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵؍اگست ۲۰۰۳ء)

(لندن ۱۵؍ اگست): سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع والی آیات کی تشریح کے تسلسل میں آپ نے توکل علی اللہ کے بارہ میں پرمعارف اور ایمان افروز مضمون بیان فرمایا۔ اس کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں فرمائی۔

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱

اب وہاں ۱۴رافراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور انہوں نے فارم بھجوائے ہیں۔ یہ بیعتیں ملک کے دارالحکومت ہوانا میں ہوئی ہیں۔

اسی طرح دو ملک ایسے ہیں جن میں گو جماعت کا قیام تو نہیں ہوا لیکن جماعت ان ملکوں میں داخل ہو چکی ہے ان میں سے ایک تو جماعت احمدیہ فرانس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دورانِ سال جزیرہ MARTNIQUE میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی ہے۔ یہ جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور فرانس کے زیر تسلط ہے۔ فرانس سے چھ افراد پر مشتمل وفد اس جزیرہ کے تبلیغی دورہ پر گیا امیر صاحب فرانس خود بھی اس وفد میں شامل تھے۔

کہتے ہیں کہ وہاں انہوں نے اپنے قیام کے دوران ملک کے 10 شہروں میں چار ہزار پمفلٹس تقسیم کئے اور ۱۱رتبلیغی نشستیں لگائیں۔ ایک ریڈیو پر ان کا ایک گھنٹہ 15 منٹ کا Live پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کے آخر پر احباب نے اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ ریڈیو اسٹیشن کے اندر بھی تبلیغ شروع ہو گئی اور سوال و جواب کی مجلس لگ گئی۔ ان سب پروگراموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا کئے اور اس طرح اس جزیرہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ اور بس ایک دفعہ جب نفوذ ہو جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جماعت بھی قائم ہو جاتی ہے اور امید ہے کہ اگلے سال قائم ہو جائے گی۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو سال رواں میں PERU میں ایک بیعت کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ یہ ملک ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ یہاں ایک نومبایع ہیں جن کے ایک بھائی جرمنی میں مقیم ہیں اور لمبے عرصے سے احمدی ہیں۔ یہ ان کو ملنے کے لئے جرمنی آئے تھے اور اپنے قیام کے دوران جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں احمدیت قبول کر کے واپس گئے ہیں۔ اور اب وہاں اپنے عزیزوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ امسال یہاں بھی جماعت جرمنی کی کوششوں کے نتیجہ میں مزید بیعتیں ہوں گی۔ اور آئندہ سال یہ ملک بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جن ممالک میں احمدیت کا قیام عمل میں آ چکا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نئی جماعتوں کا قیام

اس کے علاوہ کئی ملکوں میں بھی نئی جماعتوں کے قیام عمل میں آئے ہیں۔ پاکستان کو مَیں شمار نہیں کرتا۔ جو نئی جماعتیں ہیں پاکستان کے علاوہ دنیا میں قائم ہوئی ہیں مختلف ممالک میں، ان کی تعداد ۵۱۸ ہے۔ ان ۵۱۸ کے علاوہ ۵۴۲ نئے مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح امسال مجموعی طور پر ۱۰۶۰ نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ الحمد للہ، اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرفہرست ہے جہاں امسال ۲۲۰ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اس کے بعد دوسرے نمبر پر کینیا ہے جہاں ۶۷ مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر برکینا فاسو میں ۴۴، کانگو میں ۴۰، نائیجیریا میں ۲۴، آئیوری کوسٹ میں ۲۲، غانا میں ۱۶ اور سینیگال میں ۱۲ نئی جماعتیں دوران سال قائم ہوئی ہیں۔ اور سیرالیون میں باوجود نامساعد حالات کے، وہاں ملکی حالات کافی خراب ہیں ۱۴ مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اور گیمبیا میں گزشتہ پانچ سالوں میں جماعت کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۹ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس طرح دیگر ایسے مزید ۱۷ ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک، کسی میں دو، کسی میں تین یا اس سے زائد جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمد للہ۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس کے علاوہ نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد۔ بہت سارے ایسے امام ہیں جو جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو اپنی مساجد اور اپنی پیروکاروں سمیت جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور مسجد بھی جماعت کو مل جاتی ہے۔ تو اس سال جو مساجد جماعت میں تعمیر ہوئیں یا ائمہ کے ذریعہ ملیں ان کی تعداد ۲۲۶ ہے۔ جن میں سے ۱۲۱ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۱۰۵ مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ہجرت کے ۱۹ سالوں میں اب تک کل ۱۳۲۹۱ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

مساجد کے ضمن میں خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل، تحفہ یہ ہے کہ اس تعداد میں سے ۱۱۴۷۲ مساجد اپنے اماموں سمیت، اور مقتدیوں سمیت، گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے عطا ہوئی ہیں۔

دوران سال مساجد کی تعمیر کا تفصیلی جائزہ اس طرح ہے کہ امریکہ میں Dallas شہر میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور اس وقت تین بڑے شہر، شکاگو، ایڈمبرو اور ہیوسٹن میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیٹرائٹ میں پانچ ایکڑ کا ایک پلاٹ برائے مسجد اور تبلیغی مرکز خریدا گیا ہے۔ کینیڈا میں امسال ٹورنٹو کے نواحی علاقہ برامپٹن (Brampton) میں ایک نہایت اہم شاہراہ پر قریباً ڈھائی ایکڑ زمین برائے مسجد خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

یورپین ممالک میں جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت امسال دو مزید مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے آٹھ مقامات پر مساجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ خرید لئے ہیں۔ البانیہ میں اس سال بڑی خوبصورت اور وسیع مسجد بیت الاول کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ (لندن) برطانیہ میں مسجد بیت الفتوح اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد ہے، اکثر لوگوں نے دیکھی ہوگی۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ مسجد کی تعمیر کی منظوری انہیں مل چکی ہے۔

ہندوستان میں دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں کی مساجد کی کل تعداد ۲۰۲۵ ہے۔ بنگلہ دیش میں نومبایعین نے وقار عمل کے ذریعہ ایک مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔

انڈونیشیا میں امسال جماعت کو ۲۴ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور انڈونیشیا میں جماعت کی عادت ہے اور یہ رواج ہے، ان کی قربانی بھی بہت ہوتی ہے کہ یہ بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں کی مساجد کی کل تعداد ۳۶۱ ہو چکی ہے۔

کمبوڈیا میں بھی دوران سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں کی مساجد کی مجموعی تعداد ۱۷ ہو چکی ہے۔

غانا میں گیارہ مساجد کا اضافہ ہے جن میں سے آٹھ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور باقی تین بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جماعت غانا کی یہ خصوصیت ہے کہ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد بناتے ہیں۔ ان کا بھی انڈونیشیا والا حال ہے اور اس کا سارا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر مرکز سے گرانٹ لی جاتی ہے لیکن اکثر یہ خود ہی برداشت کر رہی ہیں جماعتیں۔ انڈونیشیا بھی تقریباً خود کرتے ہیں۔

نائجیریا میں امسال انہوں نے چالیس نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور ۲۱ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی بھی کل تعداد ۵۸۳ ہے۔

سیرالیون میں ۱۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کی مساجد کی کل تعداد ۲۳۰۰ ہو چکی ہے۔

زیمبیا میں جہاں دو سال قبل صرف ایک ہی مسجد تھی، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مساجد کی تعداد گیارہ ہو چکی ہے۔

سینیگال میں دوران سال پانچ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اس طرح اب تک یہاں جماعت کو ۸۴ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵۱ بنی بنائی مساجد عطا ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

لائبیریا کو دوران سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

گیمبیا میں باوجود مخالفت کے ۲۶ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

مڈغاسکر میں مانا کا کے علاقہ میں جماعت میں پہلی مسجد کی تعمیر دوران سال مکمل ہوئی ہے۔

دوران سال کانگو میں پانچ، یوگنڈا میں چھ اور تنزانیہ میں سات مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

کینیا کو تین سال قبل سو مساجد کی تعمیر کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبہ کے تحت ۴۸ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور امسال پانچ بڑے شہروں میں مرکزی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

بورکینا فاسو میں امسال ۲۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ بینن میں سات مساجد کا اضافہ ہوا ہے انہیں کوکومو میں بینن جماعت کی سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس کی تعمیر کا اَسّی فیصد خرچ جماعت کے ممبران نے خود اٹھایا ہے۔

فجی میں جماعت کو گزشتہ سال جماعت تائیونی میں، جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور یہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے، مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام مسجد بیت الجامع رکھا گیا ہے۔ اس طرح اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے کنارہ پر بھی جماعت کی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

گزشتہ ۱۹ سالوں میں ہماری چند مساجد کو ظالموں نے پاکستان میں شہید کر دیا تھا یا حکومت نے مہر بند کر کے اپنی دانست میں اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی تھی۔ جماعت احمدیہ کو اس کے مقابل پر ۱۳۲۹۱ مساجد خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔

اور یہ اضافہ اس قربانی کا ہی ہے جو پاکستان میں جماعت نے کی اور اپنے جذبات کی قربانی بھی کی، اپنے سامنے مسجدوں کو شہید ہوتے بھی دیکھا، ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے کچھ کر نہیں سکتے تھے، مجبور تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں گنا اضافہ کر کے یہ اپنا فضل فرمایا۔

حمید اللہ ظفر صاحب مبلغ غانا لکھتے ہیں کہ:

”ایک مخلص احمدی خاتون نے جو خود معذور ہیں ایک مسجد اور دو کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو پیش کیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس خاتون نے جن کا نام فاطمہ ہے بتایا کہ جب میں چھوٹی تھی تو اپنے والد صاحب اور ایک مبلغ کے ساتھ چندہ کی صندوقچی اٹھائے، چندہ لینے کی خاطر لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کیا کرتی تھی۔ ہم اس طرح سے چندہ اکٹھا کیا کرتے تھے۔ جہاں یہ مسجد میں نے تعمیر کی ہے ایک کچی مسجد میرے والد صاحب نے بنائی تھی (چندہ اکٹھا کر کر کے) وہ بعد میں گر گئی اب اس جگہ اللہ نے مجھے خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ نے خدمتِ دین کے صلہ میں اس بزرگ خاتون کو بے انتہا فضلوں سے نوازا ہے۔ یہ چندہ اکٹھا کرنے والی خاتون اب کماسی شہر میں کئی مکانوں، کوٹھیوں کی مالک ہے۔

اکرا میں اچی موٹا کے مقام پر ایک خاتون صدیقہ صاحبہ نے ایک خوبصورت مسجد اپنے خرچ پر تعمیر کر کے جماعت کو پیش کی۔ انہوں نے اس مسجد میں پانی، بجلی، قالین، لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام مکمل کر کے دیا ہے۔ اس سارے انتظام پر ساٹھ ملین سیڈیز لاگت آئی۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ انچارج عبد الخالق صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

”ایفے سرکٹ (Ife Circuit) میں ایک دوست الحاجی ہدایت اللہ نے احمدیت قبول کی اور اپنی فیملی کی طرف سے ایک مسجد تعمیر کر کے اس کی چابیاں اور کاغذات ایک تقریب میں جماعت کے حوالہ کئے اور کہا کہ میں احمدی مسلمان ہوں میں نے جماعت احمدیہ کو تمام جماعتوں سے بہتر پایا ہے اس لئے میں نے احمدیت قبول کی اور آج یہ مسجد ان کے حوالے کرتا ہوں۔ مسجد پر ۱ء۳ ملین نائرہ خرچ آیا ہے۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ اب جماعت احمدیہ اپنے خرچ اس طرح بھی بچاتی ہے کہ وقار عمل کے ذریعہ اپنے بہت سارے کام کئے جاتے ہیں۔ کہ گاؤں مصوبہ میں جب مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ گاؤں کے چیف نے تمام گاؤں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مسجد کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے گاؤں کا کوئی مرد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے تک کھیتوں میں نہیں جائے گا۔ اور اس عرصہ کے دوران گاؤں کی

عورتیں تمام اہل خانہ کے لئے کھیتوں میں جائیں گی اور ضروری اشیاء لائیں گی۔ یعنی فارمنگ(Farming) جو کام مرد کرتے تھے وہ عورتیں کریں گی اور مرد اس وقت تک کھیتوں میں، اپنے فارم پر نہیں جاسکتے جب تک مسجد مکمل نہ کرلیں۔ چنانچہ حیران کن طور پر تمام اہالیان گاؤں نے کام کیا اور اڑھائی ہفتہ کے اندر مسجد تیار ہوگئی۔ گو چھوٹی سی مسجد ہے بہرحال وقار عمل سے تیار ہوئی۔

مسجدیں جب تعمیر ہو رہی ہوتی ہیں تو مخالفت ہر جگہ چل رہی ہے، یہ نہیں کہ کہیں خاص ...... کہیں زیادہ ہے کہیں کم ہے۔ تو افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالنے والے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔

تنزانیہ کے صوبہ موروگورو کی ایک نئی جماعت ٹنڈیگا میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا تو علاقے کے مسلمان علماء نے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کردیا۔ نومبایعین نے مخالفت کی پرواہ کئے بغیر مسجد کی تعمیر کا آغاز کردیا۔ مسجد کی بنیادیں بنادی گئیں تو ان علماء نے رات کے اندھیرے میں کرائے کے غنڈوں کے ذریعہ مسجد کی بنیادیں گرادیں۔ اس واقعہ پر مقامی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی اس تخریب کاری میں ملوث پایا گیا وہ سخت ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد مُلّاں کو مجال نہ ہوئی کہ مسجد کے بارہ میں کوئی بات منہ سے نکال سکیں۔ الحمدللہ اب خدا کے فضل سے وہاں پختہ اور بڑی مسجد بن چکی ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ماکا مسیرا نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کو گرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کو منہدم کردیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دئے اور جانور بھی ذبح کئے تاکہ اس مقدمہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ساٹھ روز کے اندر اس کو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ نو ماہ جیل کی سزا ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی انہی لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے تعمیر کرکے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔ یہ واقعہ سارے علاقہ میں ایک نشان بن چکا ہے۔ کم از کم وہاں قانون کی بالادستی اور حاکمیت تو ہے۔ پاکستان میں تو بعض جگہ مساجد گرائی گئیں اور حکومت بھی مخالفین کا ساتھ ہی دیتی ہے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال ہمارے تبلیغی مراکز میں ۲۸۱ کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کرکے ۸۵ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۱۲۳۹ ہوچکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرفہرست ہے جہاں ۱۸۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پانچ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے خریدے ہیں۔

بنگلہ دیش میں گیارہ مقامات پر تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے قطعات زمین حاصل کئے گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں دوران سال ۱۳ نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی کل تعداد ۱۳۸ ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۷ مقامات پر مخیّر احمدی حضرات نے قطعات زمین جماعت کو تحفۃً پیش کئے ہیں۔ جلسہ سالانہ انڈونیشیا ۲۰۰۰ء کے موقع پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت انڈونیشیا کو ہدایت کی تھی کہ مستقبل میں اپنے مرکز کے لئے بہت بڑی جگہ حاصل کریں۔ چنانچہ جماعت نے وہاں پہلے سٹیپ(Step) کے طور پر ۳۴ ہیکٹر زمین خریدی ہے الحمدللہ۔ (۳۴ ہیکٹر کا مطلب ہے قریباً کوئی ۱۷۵ ایکڑ)۔

امریکہ میں ہمارے ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد ۳۶ ہے اور کینیڈا میں ۱۰ ہے۔ دوران سال نیویارک میں آٹھ لاکھ پچیس ہزار ڈالرز اور اٹلانٹا (جارجیا) میں دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی مالیت کی عمارات بطور تبلیغی مراکز خریدی گئیں۔

گیانا میں جماعتی ضروریات کے لئے مشن ہاؤس سے ملحقہ عمارت بھی خریدی گئی ہے جس سے انشاءاللہ مشن ہاؤس اور مسجد میں توسیع ہوسکے گی۔

غانا میں تبلیغی مراکز کی مجموعی تعداد ۱۶۷ ہوچکی ہے۔ نائیجیریا میں ۱۶ تبلیغی مراکز کے اضافہ کے ساتھ اب ایسے مراکز کی تعداد ۸۹ ہوگئی ہے۔ دوران سال گیمبیا میں ۲، تنزانیہ میں ۲، کینیا میں ۵ اور یوگنڈا میں ۲۱ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

مڈغاسکر میں پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کئے جاچکے ہیں۔

بوزنیا میں دوران سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے تبلیغی مرکز کے لئے تین منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے جس کا کل رقبہ ڈیڑھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت چھ لاکھ اسی ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی ہے۔

دوران سال چمکنت (قازقستان) میں دو منزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی گئی ہے۔ اس طرح قازقستان میں ہمارے تبلیغی مراکز کی تعداد اب ۲ ہوگئی ہے۔

یوکے میں نارتھ ایسٹ ریجن میں جماعت کے لئے ایک عمارت تقریباً ۹۳ ہزار پاؤنڈز مالیت کی خریدی گئی ہے۔ اس ایک اضافہ کے ساتھ یوکے کے تبلیغی مراکز کی تعداد اب اللہ کے فضل سے ۱۹ ہوگئی ہے۔

عموماً اب یہاں بھی جس طرح محسوس ہو رہا ہے جگہ کی تنگی ہے اور اگر یہی حال رہا تو آئندہ سال یوکے جماعت کو بھی اپنی جلسہ گاہ کے لئے کوئی اور وسیع رقبہ تلاش کرنا پڑے گا۔

دنیا کے تمام ممالک میں ملکی سالانہ جلسوں کے لئے، اجتماعوں کے لئے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعت احمدیہ غانا میں بھی یہ ضرورت بڑی محسوس کی جارہی تھی۔ اور جماعت نے اکرا کے قریب پچیس ایکڑ زمین خریدی تھی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام 'بستان احمد' رکھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ جگہ چھوٹی ہوگئی تھی۔ اور ہماری تو یہ دعا ہوتی ہے کہ جتنی وسیع جگہ ہم خریدتے جائیں وہ چھوٹی ہوتی چلی جائے۔ اب جماعت غانا نے سنٹرل ریجن میں پومازی(POMADZE) مقام پر سوا ایکڑ زمین خریدی ہے۔

اور حضور رحمہ اللہ نے اس کا نام بھی 'باغ احمد' رکھا تھا۔ اس زمین پر صفائی کروا کر درخت لگوائے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ کچھ عرصہ تک کے لئے امید ہے کفیل ہوسکے گی۔ اس کے بعد پھر ہوسکتا ہے ان کو دوسو ایکڑ زمین خریدنی پڑے۔ اور اس جگہ پر حالانکہ یہ شہر سے باہر ہے پانی اور بجلی کی فراہمی بھی میسر آگئی ہے۔ اور انشاءاللہ آئندہ جلسے یہیں کیا کریں گے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو اکرافو بھی تشریف لے گئے۔ اکرافو وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ غانا میں سب سے پہلے جماعت میں شامل ہونے والے فرد اس گاؤں کے تھے۔ اس جگہ کے اعزاز کے باعث حضور نے یہاں کوئی یادگار قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ یہاں جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ پہلے جامعہ احمدیہ سالٹ پانڈ میں تھا اور بہت چھوٹی عمارت تھی۔ الحمدللہ کے اب اکرافو میں اس نئی عمارت کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ کلاس رومز، پرنسپل کا دفتر، ہال، لائبریری کے علاوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کی عمارت بھی تعمیر ہوچکی ہے۔ سٹاف کے لئے دو بنگلے بھی بن چکے ہیں۔ یہ جگہ خوبصورت اور سرسبز پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ لوگوں کا غلط خیال ہے کہ افریقہ صحرا ہے اور ریگستان ہے۔ بہت خوبصورت ملک ہیں افریقہ کے۔

اب بعض مرکزی شعبوں کی رپورٹ پیش ہے۔

وکالت اشاعت وتصنیف، رقیم پریس ہے، عربی ڈیسک ہے، چینی ڈیسک ہے، فرنچ ڈیسک ہے، بنگلہ ڈیسک ہے، مجلس نصرت جہاں، پریس پبلی کیشنز، وقف نو۔ مَیں ایک ایک کرکے وقت کی رعایت کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا مختصراً بیان کرتا ہوں۔

شعبہ اشاعت وتصنیف

حضرت مسیح موعودؑ نے فتح اسلام میں اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جو منصوبہ پیش فرمایا تھا اس کی ایک شاخ کتب اور لٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ بھی خوب ثمر آور ہو رہی ہے۔ تمام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ وہ واحد مسلم جماعت ہے جو دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام کے حقیقی پیغام کی اشاعت کررہی ہے اور اس کی توفیق پارہی ہے۔ بنی نوع انسان کو اسلام کے محاسن سے آگاہ کرکے ان کے لئے امن وعافیت کا حصار قائم کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حصار میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا لٹریچر اپنے علمی معیار اور پیغام کی صداقت وقوت وشوکت کے اعتبار سے پاک وسعید فطرت دلوں پر غیر معمولی اثر پیدا کرتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

سب سے پہلے ہے قرآن کریم کی اشاعت۔ اس میں سب سے زیادہ اور یہ بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتلان زبان میں پہلی مرتبہ مکمل ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کی سعادت جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ سپین میں بولی جانے والی زبان ہے۔

اس کے علاوہ سپینش، پرتگیزی، فارسی، البانین، اردو اور انگریزی زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے نئے ایڈیشن نظر ثانی کے بعد شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں برمی زبان میں قرآن کریم کے پہلے دس سیپارے اور تامل زبان میں مکمل ترجمہ قرآن کریم اس وقت زیر طبع ہیں۔ انشاءاللہ جلدی آجائیں گے۔ اس کے علاوہ تھائی زبان میں پہلے دس سیپاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جیریز زبان میں جو انڈونیشیا میں بولی جانے والی زبان ہے پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک طبع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۵۷ ہوچکی ہے۔ ایسے تراجم جو تیار ہوچکے ہیں ان کی نظر ثانی اور عربی آیات کی پیسٹنگ اور نظر ثانی کا کام ہو رہا ہے۔ ان کی تعداد ۲۵ ہے اور یہ کئی مختلف لوگوں کی زبانیں ہیں۔

تو افریقہ کی زیادہ تر زبانیں ہیں یہ، کچھ ازبک اور ماریشس اور لیتھونیا کی بھی ہیں۔

اس وقت گیارہ مزید زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک زبان گنی بساؤ کی ہے Balanta، غانا کی ڈگبانی(Dagbani) زبان ہے، ڈوگری (Dogri)، ملائشیا کی Dusan، نائیجیریا کی Etsako، فانٹی (Fante) غانا کی، عبرانی(Hebrew) اسرائیل کی، کمبوڈیا میں Khmer، لنگالا(Lingala) کونگو (زائر) میں، موری(Maori) نیوزی لینڈ میں، سموئن (Samoan) فجی کی۔ اور اس وقت چھ مزید زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ ایک انڈونیشیا کی زبان ہے، گنی بساؤ کی، قرغستان کی، کردستان کی، بینن کی اور ساؤتھ افریقہ کی۔

قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم میں سے چودہ تراجم ایسے ہیں جن کو اس وقت Revise کیا جارہا ہے یا Recompose کروایا جارہا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

پھر اسلامی اصول کی فلاسفی جو ایک بہت اہم کتاب ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اس کے ۵۳ زبانوں میں تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ اس میں سے چیک(Chek) ترجمہ امسال جرمنی میں طبع ہوا ہے۔ ان ۵۳ کے علاوہ درج ذیل چار زبانوں میں تراجم تیار کروائے جارہے ہیں۔ ہنگیرین(Hungarian)، قازاخ(Kazakh) اور لوریا (انڈیا کی زبان ہے) اور رومانین(Romanian)۔

دیگر کتب کے تراجم

دیگر کتب کے تراجم۔ گزشتہ سال سولہ زبانوں میں ۶۶ کتب وفولڈرز تیار کروائے گئے تھے۔ اس وقت درج ذیل ۱۸ زبانوں میں ۱۳۹ کتب تیار کروائی جارہی ہیں۔ اس میں عربی کی ۱۳، انگریزی کی ۳۸، گجراتی کی ایک، ملیالم ۸، روسی ۴، اردو ۱۰، لنگالا، پولش، ترکی، بوزنین، فرانسیسی، ہندی، برمی، جرمن، قرغس، نیپالی، سواحیلی، ازبک۔ اور اس میں براہین احمدیہ ہر چہار حصص، مسیح ہندوستان میں، آئینہ کمالات اسلام،

مواھب الرحمٰن، الاستفتاء، کشتی نوح وغیرہ بہت ساری کتب ہیں۔

اہل علم اور زباندانوں کو کتب کے تراجم کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک

اس ضمن میں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کتب کے تراجم کے لئے اہل علم اور زباندانوں کو قلمی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں زباندانوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن پتہ نہیں پوری طرح ان سے رابطہ نہیں کیا جاتا یا کہاں سستی ہے، انتظامیہ کی طرف سے یا زباندانوں کی طرف سے کہ جس تعداد میں لٹریچر کا مطالبہ کیا جارہا ہے اس تعداد میں ہم لٹریچر مہیا نہیں کر سکتے، کتب کے تراجم نہیں کر سکتے۔ تو آج میں ان لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جن کی انگریزی زبان اچھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اور اپنا نام مرکز کو پیش کریں تاکہ آپ کو انگریزی زبان میں تراجم کے لئے کچھ کتب مہیا کی جاسکیں اور پھر وہ مکمل کر کے دیں تاکہ جتنی جلدی اس کی اشاعت ہو سکتی ہے ہو سکے۔ امید ہے لوگ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش فرمائیں گے۔ اہل علم اور زباندانوں سے یہ درخواست ہے۔

کچھ زائد اس ضمن میں باتیں ہیں جو جماعت میں لٹریچر چھپا یا بعض دوسرے لوگوں کی طرف سے۔ اس میں مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔ سپینش ترجمہ قرآن ہے۔ یہ عرصہ سے سٹاک میں ختم ہو چکا تھا، کافی اس کی Demand تھی اب مکرم منصور (عطاء) الٰہی صاحب جو مولانا کرم الٰہی صاحب ظفرؔ کے بیٹے ہیں انہوں نے اس کی نظر ثانی کی ہے اور اس کو نظر ثانی کے بعد از سر نو تیار کروایا گیا ہے لیکن اس مرتبہ تفسیری نوٹ کے بغیر چھپوایا گیا ہے۔

پھر البانین ترجمہ قرآن مع تفسیری نوٹ ہے۔ اس کی نظر ثانی بھی زکریا خان صاحب نے کی ہے۔ اور اس کے بعد تشریحی نوٹ کے ساتھ جرمن جماعت نے محنت کر کے اسے تیار کروایا اور چھپوایا ہے۔

پھر فارسی ترجمہ قرآن ہے۔ اس میں بھی بعض غلطیوں کی نشاندہی ہوئی تھی۔ تو مکرم سید عاشق حسین صاحب نے از سر نو ترجمہ کیا ہے اور اس بارہ میں آپ (شاہ صاحب) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے مختلف آیات کے ترجمہ کے بارہ میں رہنمائی بھی حاصل کرتے رہے۔ کئی سال کی محنت کے بعد اب یہ ترجمہ چھپ چکا ہے۔

پرتگیزی ترجمہ قرآن۔ یہ بھی عرصہ سے ختم تھا اب از سر نو طبع کروایا گیا ہے۔

ملفوظات اُردو، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پر مشتمل جلدیں ہیں یہ بھی نایاب تھیں۔ ان دس جلدوں کو پانچ جلدوں میں طبع کروایا گیا ہے۔ یہ بھی میسر ہیں۔

پھر جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا پہلے ۵۲ زبانوں میں ترجمہ چھپ چکا ہے امسال چیک زبان میں بھی ترجمہ کروایا گیا ہے۔ یہ بھی جرمنی کی جماعت نے طبع کروایا ہے۔

اب مسیح ہندوستان میں، اس کا بھی انگریزی ترجمہ پہلے "Jesus in India" کے نام سے چھپ چکا ہے لیکن حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر از سر نو نظر ثانی کروائی گئی ہے اور یہ ترجمہ کئی سالوں کی محنت کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے تیار کیا ہے۔ اور یہ طبع ہو چکا ہے۔ اس میں مشکل مقامات کی تشریح بھی کی گئی ہے اور بیان شدہ مضامین کی تائید میں اصل کتب کے حوالے Appendix میں دئے گئے ہیں۔ تو انگریزی میں شائع ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں بھی ترجمہ کرنے میں اب انشاء اللہ آسانی رہے گی۔

اور اسی طرح لیکچر لدھیانہ کا انگریزی ترجمہ بھی مکرم میاں محمد افضل صاحب سے کروایا گیا تھا جو اب طبع ہو چکا ہے۔ بڑا معرکۃ الآراء لیکچر ہے اسلام کے بارہ میں۔

محضر نامہ۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر بعض بے بنیاد الزامات کے ردّ میں جو محضر نامہ پیش فرمایا تھا اس کا انگریزی ترجمہ بھی تیار ہو کر اب طبع ہو چکا ہے۔ اس میں چونکہ جماعت کے بنیادی عقائد کا تفصیل سے ذکر ہے اس لئے یہ ہر احمدی کے لئے نہ صرف خود پڑھنا ضروری ہے بلکہ غیروں کو دینے کے لئے مفید ہے۔ اردو میں پہلے چھپا ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مضمون تھا "With Love to the Muslims of the World" یہ مضمون روس کی ریاستوں کے لئے تحریر فرمایا تھا جو اس سے قبل روسی زبان میں چھپ چکا ہے، اب یہ مضمون انگریزی میں طبع کروایا گیا ہے۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کا تفصیلی ذکر موجود ہے اور تبلیغ و تربیت کے لئے مفید ہے۔

بچوں کے لئے بھی چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے کئی کتب تیار کروائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک "My Book about God"، اس میں خدا تعالیٰ کے متعلق آسان زبان میں بچوں کو مختلف مضمون سمجھائے گئے ہیں۔ یہ کتاب جس کو چوہدری رشید احمد صاحب نے تیار کیا ہے، اس کی نظر ثانی کے بعد اس کو از سر نو طبع کروایا گیا ہے۔

ایک لیکچر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا "Elementry study of Islam" اس کا ڈینش ترجمہ جماعت ڈنمارک نے شائع کیا ہے، یہ چھپ چکا ہے۔

پھر جماعت ڈنمارک نے مختلف حوالہ جات پر مشتمل ایک کتاب کا ڈینش میں ترجمہ کر کے چھپوایا ہے "Islam & Terrorism" جو موجودہ حالات میں بہت اہم ہے۔ بہت اچھی کوشش ہے ان کی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے 'عرفان الٰہی' اس کا ترجمہ فرانسیسی میں مکرم عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے تیار کیا ہے جو چھپ چکا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے اور پانے کے لئے بہت اہم مضمون ہے، بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ میں ۱۹۹۱ء میں لجنہ میں خطاب فرمایا تھا، ایک لیکچر انگریزی میں دیا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ ''مغربی معاشرہ اور احمدی مسلم خواتین کی ذمہ داریاں'' شائع ہو چکا ہے۔

بہت سی کتب شائع ہوتی ہیں لیکن ایک آدھ کا ذکر کر دوں۔ 'چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یادداشتیں'۔ یہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کولمبیا یونیورسٹی والوں کو اپنی یادداشتیں لکھوا رکھی تھیں جس کا مکرم پرویز پروازی صاحب نے اردو ترجمہ کیا ہے، اور یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ یہ تحدیث نعمت سے ملتی جلتی کتاب ہے۔

''ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کا نیوٹن''۔ یہ بھی مختلف لوگوں کے تأثرات زکریا ورک صاحب آف کینیڈا نے مرتب کی ہے۔

''آئینہ حق نما'' داؤد حنیف صاحب نے اور مختلف علماء نے جو دراصل ایک معاند کی کتاب ''برگ حشیش'' کے جواب میں ہے، مختلف اعتراضات کے جوابات ہیں اس میں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت کی مجموعی طور پر بھی اور افراد کی جو اس جہاد میں شامل ہیں ان کی کوششوں میں برکت فرمائے اور مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کا اہم فریضہ ادا کرنے والے ہوں۔ یہ چند کتب کا تذکرہ مَیں نے کیا ہے ورنہ دوران سال متعدد کتب تیار ہو کر مختلف ممالک میں طبع کروائی گئی ہیں اور مختلف وکالتوں کو، کام کرنے والے کارکنان اور خدام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ضروری تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے ۲۹؍اگست ۲۰۰۳ء کے شمارہ میں مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ کے مضمون ''خصوصی دعاؤں کا ثمر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ'' میں صفحہ ۱۲ کے پہلے اور دوسرے کالم میں جہاں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو الہاماً بتا دیا تھا کہ آپ کا بیٹا طاہر احمد خلیفہ بنے گا۔ اس روایت کے بیان میں اختصار کے دوران مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ کو چوہدری انور کاہلوں صاحب کی والدہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ یہ دراصل دو روایات مل جل گئی ہیں۔ ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ اور ریکارڈ کی درستی کے لئے کتاب ''ایک مرد خدا'' سے متعلقہ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

''............جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہو چکا تو انور کاہلوں کے والد صاحب نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے بتایا: ''آؤ مَیں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری والدہ تم کو ہمیشہ صاحبزادہ طاہر احمد کا ادب و احترام ملحوظ رکھنے کے لئے کیوں تاکید کرتی تھیں۔

حضرت ام طاہر اور تمہاری والدہ دونوں بہت گہری سہیلیاں تھیں۔ ایک سہ پہر کا ذکر ہے کہ جب تمہاری والدہ اپنی سہیلی کو ملنے گئیں، صاحبزادہ طاہر احمد اس وقت تقریباً تین سال کے تھے۔ اچانک (حضرت) ام طاہر کمرے سے اٹھ کر چلی گئیں اور جلد ہی اپنے شوہر نامدار حضرت خلیفہ ثانیؓ کی دستار لے کر واپس لوٹیں اور اسے ننھے طاہر کے سر پر باندھ دیا اور بولیں طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا۔ پھر اس عدم احتیاط پر خود ہی محجوب ہو کر رہ گئیں اور انور کاہلوں کی والدہ سے عہد لیا کہ وہ اس راز کو افشاء نہیں کریں گی۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان کے اس یقین کی بناء کیا تھی۔ اس کے بعد اس موضوع پر کبھی کوئی بات نہیں ہوئی۔

دونوں سہیلیوں کی ملاقات جس سہ پہر کو ہوئی اسی صبح حضرت ام طاہر کو ایک الہام کا علم ہوا تھا۔ (حضرت) خلیفہ ثانی کچھ دیر تو کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے خاموش بیٹھے رہے تھے۔ پھر بالآخر حضرت ام طاہر سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا............۔

(حضرت) خلیفہ ثانی کی موجودگی میں تو خوشخبری سن کر (حضرت) ام طاہر اپنے جذبات پر کسی نہ کسی طرح قابو پانے میں کامیاب ہو گئیں لیکن ان کے جاتے ہی ضبط کے سارے بند ٹوٹ گئے اور انہوں نے فرط مسرت سے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ عین اس وقت ایک نوجوان لڑکی جس کا نام کلثوم بیگم تھا ان سے ملاقات کے لئے آن پہنچی۔ کلثوم بیگم حضرت امّ طاہر کا اپنی والدہ کی طرح احترام کرتی تھیں اور ان سے ملنے کے لئے اکثر آتی جاتی رہتی تھیں۔ کلثوم بیگم کو یہ تو فوراً ہی اندازہ ہو گیا کہ (حضرت) ام طاہر کسی رنج یا غم کی وجہ سے نہیں رو رہی تھیں بلکہ یہ آنسو خوشی اور شدت جذبات کے آنسو تھے۔ پہلے تو حضرت ام طاہر اپنے آنسوؤں کا سبب چھپانے کی کوشش کرتی رہیں، پھر فرط مسرت سے بے بس ہو گئیں۔ کلثوم بیگم سے پہلے رازداری کا حلف لیا پھر انہیں (حضرت) خلیفہ ثانی کے الہام کی تفصیل بتائی اور وعدہ لیا کہ جب تک یہ الہام پورا نہ ہو جائے کسی سے اس کا ذکر نہیں کریں گی۔

کلثوم بیگم نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ ان کی ایک احمدی مشنری سے شادی ہو گئی اور آنے والے پچاس سالوں میں انہیں بارہا صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے ملاقات کا موقع ملتا رہا۔ لیکن کلثوم بیگم کے ہونٹوں پر مسلسل مہر سکوت لگی رہی۔ اگرچہ کلثوم بیگم دوسرے بھائیوں کے مقابلے پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے انتہائی امتیازی ادب و احترام سے پیش آتی تھیں لیکن صاحبزادہ صاحب کو کبھی شک تک نہیں گزرا کہ اس امتیازی سلوک کا اصل سبب کیا تھا۔

خلافت رابعہ کے انتخاب کے بعد (حضرت) خلیفہ رابع سے ملاقات کے لئے جب کلثوم بیگم حاضر ہوئیں تو انہوں نے اس راز سے پردہ اٹھایا اور اس الہام کی تفصیل بتائی جو (حضرت) خلیفہ ثانیؓ نے (حضرت) ام طاہر کو بتایا تھا''۔

(''ایک مرد خدا'' ۔أئن ایڈمسن۔ اردو ترجمہ صفحہ ۲۰۷۔۲۰۹)

خطبہ جمعہ

امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے دشمن غزوۂ اُحد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا

غزوۂ اُحد کے حالات اور جانثار صحابہؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۱؍جولائی ۲۰۰۳ء مطابق ۱۱؍وفا ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۔وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾۔

(سورة آل عمران :۱۲۲)

اور (یاد کر) جب تُو صبح اپنے گھر والوں سے مومنوں کو (ان کی) لڑائی کے ٹھکانوں پر بٹھانے کی خاطر الگ ہوا۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یہ آیت جنگ اُحد کے حالات کے بارہ میں ہے۔اس میں مسلمانوں سے جو غلطیاں ہوئیں جنگ میں مثلاً ابتدائی طور پر تو آنحضرت ﷺ کی مرضی کے خلاف بعض نوجوان صحابہ کا مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ تھا۔پھر جنگ کے میدان میں جب ایک درہ کی حفاظت کے لئے آپ نے پچاس تیراندازوں کو بٹھایا۔تو انہوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ لڑائی کا پانسا مسلمانوں کی طرف پلٹ گیا ہے اور فتح نصیب ہورہی ہے۔باجوداس کے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد تھا کہ جو بھی صورت ہو تم نے درہ خالی نہیں کرنا۔ مال غنیمت کے لالچ میں نافرمانی کرتے ہوئے جگہ چھوڑی اور پھر اس کا نتیجہ ظاہر ہے جو ہونا تھا مسلمانوں کو نقصان ہوا اور اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کو ایک خواب میں بھی یہ بتا دیا گیا تھا کہ ایسی صورت پیدا ہوگی کہ مسلمانوں کا نقصان ہو۔ظاہر ہے کہ حضور ﷺ نے بہت دعائیں بھی کی ہوں گی اس جنگ سے پہلے ۔ جنگ بدر کے بارہ میں تو بہت سے حوالے بھی آتے ہیں۔بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو سنا اور ایسے حالات میں جو ظاہری نتیجہ جس طرح نکلنا چاہئے ،جب مسلمانوں کو فتح ہوئی درہ پر بیٹھے ہوئے صحابہ نے نافرمانی کرتے ہوئے وہ جگہ چھوڑی اور پھر کفار نے دوبارہ پلٹ کر حملہ کیا اور مسلمانوں کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔تو جو نتیجہ اس صورت میں نکلنا چاہئے وہ بہت بھیانک ہونا چاہئے لیکن یہ دعائیں ہی تھیں جن کی وجہ سے باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا جس طرح دشمن فتح حاصل کرنا چاہتا تھا اس کو فتح نصیب نہیں ہوئی۔باوجود اس کے کہ بہت سارے صحابہ شہید ہوئے آنحضرت ﷺ کو خود بھی زخم آئے لیکن دشمن پھر بھی فاتح کی حیثیت سے واپس نہیں لوٹ سکا۔کیونکہ اس زمانہ میں جنگوں میں جو رواج تھا کہ مال غنیمت اکٹھا کیا جاتا تھا اور اور بہت سے لوٹ کھسوٹ ہوتی تھی وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔

اس کی تشریح میں امام فخر الدین رازیؒ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔فرماتے ہیں:

"﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِکَ﴾ (آل عمران :۱۲۲) اس سے پہلے اللہ نے فرمایا ہے کہ ﴿اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ کہ اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ پر قائم رہو گے تو ان کی تدبیریں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت اور مدد کی یہ سنت بیان فرمائی ہے۔لیکن اُحد کے دن مسلمانوں کی تعداد کافی تھی لیکن جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کے احکام کی نافرمانی کی تو شکست سے دوچار ہوئے۔جبکہ بدر کے موقعہ پر باوجود تھوڑے ہونے کے مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کی اور دشمن پر غالب آ گئے۔

شکست کا ایک سبب یہ بھی بنا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے وعدہ خلافی کر کے اپنے لوگوں کو الگ کر لیا تھا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منافقین پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔(تفسير كبير امام رازی)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بڑی تفصیل بیان فرمائی ہے دیباچہ تفسیر القرآن میں،وہ میں پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ کفار کے لشکر نے بدر کے میدان سے بھاگتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے۔ چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر بھرپور تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ آیا ہمیں شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے یا باہر نکل کر۔آپؐ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تا کہ جنگ کی ابتداء کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں۔لیکن وہ مسلمان جنہیں بدر کی جنگ میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا اور جن کے دلوں میں حسرت رہی تھی کہ کاش ہم کو بھی خدا کی راہ میں شہید ہونے کا موقعہ ملتا۔انہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں شہادت سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔چنانچہ آپؐ نے ان کی بات مان لی اور مشورہ لیتے وقت آپ نے اپنی خواب بھی سنائی۔ فرمایا کہ خواب میں مَیں نے ایک گائے دیکھی ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے اور مَیں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ گائے ذبح کی جا رہی ہے۔اور پھر یہ کہ مَیں نے اپنا ہاتھ تو ایک مضبوط اور محفوظ زرہ کے اندر ڈالا ہے اور مَیں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ مَیں ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہوں۔

صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ نے ان خوابوں کی کیا تعبیر فرمائی۔آپؐ نے فرمایا گائے کے ذبح ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے بعض صحابہ شہید ہوں گے اور تلوار کا سرا ٹوٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا شاید مجھے ہی اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے۔اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے کی تعبیر مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا مدینہ میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے ۔اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے یعنی وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔گو اس خواب میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ان کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم ﷺ کی اپنی تھی ،الہامی نہیں تھی۔آپؐ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کے لئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔جب آپ باہر نکلے تو نوجوانوں کو اپنے دلوں میں ندامت محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جو آپ کا مشورہ ہے وہی صحیح ہے۔ہمیں مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔آپؐ نے فرمایا: خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اتارا نہیں کرتا۔اب خواہ کچھ ہو ہم آگے ہی جائیں گے۔اگر تم نے صبر سے کام لیا تو خدا کی نصرت تم کو مل جائے گی۔یہ کہہ کر آپؐ ایک ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور تھوڑے فاصلے پر جا کر رات بسر کرنے کے لئے ڈیرہ لگایا۔آپؐ کا ہمیشہ طریق تھا کہ آپؐ دشمن کے پاس پہنچ کر اپنے لشکر کو کچھ دیر آرام کرنے کا موقع دیا کرتے تھے۔تا کہ وہ اپنے سامان وغیرہ تیار کر لیں۔صبح کی نماز کے وقت جب آپ نکلے تو آپؐ کو معلوم ہوا کہ کچھ یہودی بھی اپنے معاہد قبیلوں کی مدد کے بہانے سے آئے ہیں۔چونکہ یہود کی ریشہ دوانیوں کا آپؐ کو علم ہو چکا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو واپس کر دیا جائے۔اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا رئیس تھا وہ بھی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ اب یہ لڑائی نہیں رہی یہ تو ہلاکت کے منہ میں جانا ہے۔کیونکہ خود اپنے مددگاروں کو لڑائی سے روکا جاتا ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان صرف سات سو رہ گئے جو تعداد میں کفار کی تعداد سے چوتھے حصے سے بھی کم تھے اور سامانوں کے لحاظ سے اور بھی کمزور۔کیونکہ

کفار میں سات سو زرہ پوش تھا اور مسلمانوں میں صرف ایک سو زرہ پوش اور کفار میں دو سو گھوڑ سوار تھا مگر مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔ آخر آپ اُحد مقام پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے ایک پہاڑی درّے کی حفاظت کے لئے پچاس سپاہی مقرر کئے اور سپاہیوں کے افسر کو تاکید کی کہ یہ درہ اتنا ضروری ہے کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس جگہ سے نہیں ہلنا۔ اس کے بعد آپ بقیہ ساڑھے چھ سو آدمی لے کر دشمن کے مقابلے کے لئے نکلے جواب دشمن کی تعداد سے قریباً پانچواں حصہ تھے۔ لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی دیر میں ساڑھے چھ سو مسلمانوں کے مقابلہ میں تین ہزار مکہ کا تجربہ کار سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ اس سلسلہ میں ایک بڑی تفصیلی حدیث ہے وہ میں یہاں پڑھتا ہوں۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیرؓ کو پچاس فوجیوں کے ایک دستے کا امیر مقرر کیا اور ایک پہاڑی درّہ پر انہیں متعین کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک کر لے جارہے ہیں اور ہمارے گوشت کھا رہے ہیں تو بھی تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا جہاں مَیں تمہیں مقرر کر رہا ہوں۔ اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں رگیدے چلے جارہے ہیں تب بھی تم نے اس وقت تک اس جگہ کو نہیں چھوڑنا جب تک کہ مَیں تمہیں واپس چلے آنے کا پیغام نہ بھجواؤں۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دیدی اور ہم نے کفار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ کپڑے سمیٹے ننگی پنڈلیاں بھاگی جارہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیرؓ کے دستے نے یہ دیکھ کر کہا: اب کس بات کا انتظار ہے، مسلمان فتحیاب ہوگئے ہیں، ہمیں بھی چلنا چاہئے۔ عبداللہ بن جبیرؓ نے جواب دیا: کیا تم آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھول گئے ہو کہ جب تک مَیں واپسی کا پیغام نہ بھیجوں، تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ لیکن لوگوں نے کہا کہ فتح تو ہو چکی ہے، اب ہمیں بھی غنیمت سمیٹنے میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ وہ درّہ چھوڑ کر نیچے آگئے لیکن اس غلطی کو جب دشمن نے دیکھا کہ درّہ خالی ہے تو وہ پلٹا اور درّے میں سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ (اسی واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے) کہ رسول اُن کو پیچھے سے بلا رہا تھا۔ اس حادثہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صرف ۱۲ صحابہؓ رہ گئے اور ۷۰ کے قریب صحابہؓ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ جبکہ جنگ بدر میں ۱۴۰ کافر مسلمانوں کے ہاتھوں بدحال ہوئے تھے، ۷۰ قیدی بنائے گئے تھے اور ۷۰ مارے گئے تھے۔ اس موقع پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا: کیا تم میں محمد موجود ہیں؟۔ حضور ﷺ نے جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا تم میں ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر موجود ہیں؟ پھر اس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا: کیا تم میں خطاب کے بیٹے عمر موجود ہیں؟ جب اُسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ اپنے لشکر کی طرف مُڑا اور کہا: یہ سب قتل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے دشمن! خدا کی قسم! جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے، وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تمہارے لئے رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا: جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے، کبھی اِدھر جھکاؤ ہوتا ہے کبھی اُدھر۔ لوگوں میں تمہیں کچھ لاشیں مثلہ اور بگاڑی ہوئی ملیں گی۔ مَیں نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس کا افسوس بھی نہیں۔ پھر وہ رجزیہ نعرہ لگانے لگا: اُعْلُ هُبَلْ! اُعْلُ هُبَلْ! ھبل بُت کی جے اور اُس کی بلندی۔

اس موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم کہو اَللّٰہُ اَعْلیٰ و اَجَلُّ اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے، اس کے مقابل کوئی بلند نہیں ہے۔ ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا: لَنَا الْعُزّیٰ وَلَا عُزّٰی لَکُمْ ہمیں عزیٰ بت کی مدد حاصل ہے اور تمہیں کسی دیوی کی مدد حاصل نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ اللہ ہمارا مولیٰ اور ہمارا آقا ہے اور تمہارا ایسا کوئی مولیٰ اور آقا نہیں جو اس کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجهاد والسير باب یکره من التنازع والاختلاف فی الحرب)

اب حضرت مصلح موعودؓ کا اس سلسلہ میں جو بیان ہے اس کو مَیں پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ کافروں کا تعاقب کرنے کی وجہ سے مسلمان اتنا پھیل چکے تھے کہ کوئی باقاعدہ اسلامی لشکر ان لوگوں کے مقابلہ میں نہیں تھا۔ اکیلا اکیلا سپاہی میدان میں نظر آرہا تھا جن میں سے بعض کو ان لوگوں نے مار دیا باقی اس حیرت میں کہ کیا ہو گیا ہے پیچھے کی طرف دوڑے۔ چند صحابہ دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم ﷺ تھے۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپؐ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم ﷺ کی طرف بے تحاشہ تیر مارتے تھے۔ اس وقت طلحہ نے جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ ﷺ کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانے پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا۔ مگر جانباز اور وفادار صحابیؓ اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہؓ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کار ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ ان کا باقی رہ گیا۔...... احد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپ کو درد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے جواب دیا کہ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی، لیکن مَیں اُف نہیں کرتا تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہل جائے اور تیر رسول کریم ﷺ کے منہ پر آگرے۔

مگر یہ چند لوگ کب تک اپنے بڑے لشکر کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لشکر کفار کا ایک گروہ آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے گرد کے سپاہیوں کو دھکیل کر اُس نے پیچھے کر دیا۔ رسول کریم ﷺ تن تنہا پہاڑ کی طرح وہاں کھڑے تھے کہ زور سے ایک پتھر آپ کے خَود پر لگا اور خَود کے کیل آپ کے سر میں گھس گئے اور آپ بیہوش ہو کر ان صحابہ کی لاشوں پر جا گرے جو آپ کے ارد گرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔ اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ آپ کے جسم کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے اور اُن کی لاشیں آپ کے جسم پر جا گریں۔ کفار نے آپ کے جسم کو لاشوں کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ آپؐ مارے جا چکے ہیں۔ چنانچہ مکہ کا لشکر اپنی صفوں کو درست کرنے کے لئے پیچھے ہٹ گیا۔ جو صحابہ آپؐ کے گرد کھڑے تھے اور جن کو کفار کے لشکر کا ریلا دھکیل کر پیچھے لے گیا تھا ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ میدان سب لڑنے والوں سے صاف ہو چکا ہے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں اور وہ شخص جس نے بعد میں ایک ہی وقت میں قیصر اور کسریٰ کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا اور اس کا دل کبھی نہ گھبرایا اور کبھی نہ ڈرا وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر بچوں کی طرح رونے لگ گیا۔ اتنے میں مالکؓ نامی ایک صحابی جو اسلامی لشکر کی فتح کے وقت پیچھے ہٹ گئے تھے کیونکہ انہیں فاقہ تھا اور رات سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا جب فتح ہو گئی تو وہ چند کھجوریں لے کر پیچھے کی طرف چلے گئے تا کہ انہیں کھا کر اپنی بھوک کا علاج کریں۔ وہ فتح کی خوشی میں ٹہل رہے تھے کہ ٹہلتے ٹہلتے حضرت عمرؓ تک جا پہنچے اور عمرؓ کو روتے ہوئے دیکھ کر نہایت ہی حیران ہوئے اور حیرت سے پوچھا: عمر! آپ کو کیا ہوا، اسلام کی فتح پر آپ کو خوش ہونا چاہئے یا رونا چاہئے؟ عمرؓ نے جواب میں کہا: مالک! شاید تم فتح کے معاً بعد پیچھے ہٹ آئے تھے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ لشکر کفار پہاڑی کے دامن سے چکر کاٹ کر اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوا اور چونکہ مسلمان پراگندہ ہو چکے تھے ان کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا۔ رسول اللہ ﷺ چند صحابہؓ سمیت ان کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے اور مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ مالکؓ نے کہا: عمرؓ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو آپ یہاں بیٹھے کیوں رو رہے ہیں۔ جس دنیا میں ہمارا محبوب گیا ہے ہمیں بھی تو وہیں جانا چاہئے۔ یہ کہا اور وہ آخری کھجور جو آپ کے ہاتھ میں تھی جسے آپ منہ میں ڈالنے ہی والے تھے اسے یہ کہتے ہوئے زمین پر پھینک دیا کہ اے کھجور! مالک اور جنت کے درمیان تیرے سوا اور کونسی چیز روک ہے۔ یہ کہا اور تلوار لے کر دشمن کے لشکر میں گھس گئے۔ تین ہزار آدمی کے مقابلے میں ایک آدمی کر ہی کیا سکتا تھا مگر خدائے واحد کی پرستار روح ایک بھی بہتوں پر بھاری ہوتی ہے۔ مالکؓ اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن حیران ہو گیا۔ مگر آخر زخمی ہوئے، پھر گرے اور گر کر بھی دشمن کے سپاہیوں پر حملہ کرتے رہے جس کے نتیجہ میں کفار مکہ نے اس وحشت سے آپ پر حملہ کیا کہ جنگ کے بعد آپ کی لاش کے ستّر ٹکڑے ملے۔ حتیٰ کہ آپ کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی۔ آخر ایک انگلی سے آپ کی بہن نے پہچان کر بتایا

After STAR CARDS

SMART PHONE SYSTEMS

PROUDLY INTRODUCES

Home & Business Accounts

for Low Cost International Calls

To setup an account please give us call or visit our website

Free Phone

Free Phone: 0800 635 9000

www.smartphonesystems.co.uk

141 The High Street, Ruislip, Middlesex HA4 8JY

Trade Enquiries Welcome

کہ یہ میرے بھائی مالکؓ کی لاش ہے۔

وہ صحابہ جو رسول اللہ ﷺ کے گرد تھے اور جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی وہ پھر رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے۔ آپ کے جسم مبارک کو انہوں نے اٹھایا اور ایک صحابی عبیداللہ بن الجراحؓ نے اپنے دانتوں سے آپکے سر میں گھسی ہوئی میخ کو زور سے نکالا سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تھوڑی دیر میں رسول اللہ ﷺ کو ہوش آ گیا اور صحابہ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑائے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں۔ بھاگا ہوا لشکر پھر جمع ہونا شروع ہوا اور رسول اللہ ﷺ انہیں لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے ....اور دشمن پیچھے ہٹ گیا۔ تو آپ نے بعض صحابہؓ کو اس بات پر مامور فرمایا کہ وہ میدان میں جائیں اور زخمیوں کی خبر لیں۔ ایک صحابی میدان میں تلاش کرتے کرتے ایک زخمی انصاری کے پاس پہنچے۔ اب دیکھیں اس حالت میں بھی صحابہ کا نمونہ۔ دیکھا تو ان کی حالت خطرناک تھی۔ اور وہ جان توڑ رہے تھے۔ یہ صحابی ان کے پاس پہنچے اور انہیں السلام علیکم کہا۔ انہوں نے کانپتا ہوا ہاتھ مصافحے کے لئے اٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ مَیں انتظار کر رہا تھا کہ کوئی بھائی مجھے مل جائے۔ انہوں نے اس صحابی سے پوچھا کہ آپ کی حالت تو خطرناک معلوم ہوتی ہے، کیا کوئی پیغام ہے جو آپ اپنے رشتہ داروں کو دینا چاہتے ہیں؟۔ اس مرنے والے صحابی نے کہا ہاں ہاں میری طرف سے میرے رشتہ داروں کو سلام کہنا اور انہیں کہنا کہ مَیں تو مر رہا ہوں مگر اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود تم میں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اے میرے بھائیو اور رشتہ دارو! وہ خدا کا سچا رسول ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ تم اس کی حفاظت میں اپنی جانیں دینے سے دریغ نہیں کرو گے اور میری اس وصیت کو یاد رکھو گے۔ (مؤطا امام مالکؒ اور زرقانی)

جب رسول کریم ﷺ شہداء کو دفن کر کے مدینہ واپس گئے تو پھر عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کے لئے نکل آئے۔ رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کی باگ سعد بن معاذؓ مدینہ کے رئیس نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے دوڑے جاتے تھے۔ شاید دنیا کو یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو خیریت سے اپنے گھر واپس لے آئے۔ شہر کے پاس انہیں اپنی بڑھیا ماں جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی آتی ہوئی ملی۔ اُحد میں اُس کا ایک بیٹا عمر بن معاذؓ بھی مارا گیا تھا۔ اسے دیکھ کر سعد بن معاذؓ نے کہا: یارسول اللہ! اُمّی۔ اے اللہ کے رسول میری ماں آ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی برکتوں کے ساتھ آئے۔ بڑھیا آگے بڑھی اور اپنی کمزور پھٹی آنکھوں سے ادھر اُدھر دیکھا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی شکل نظر آ جائے۔ آخر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ پہچان لیا اور خوش ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مائی مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ اس پر نیک عورت نے کہا: حضور! جب مَیں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بہرحال رسول کریم ﷺ خیریت سے مدینہ پہنچے۔ گو اس لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے بھی گئے اور بہت سے زخمی بھی ہوئے لیکن پھر بھی اُحد کی جنگ شکست نہیں کہلا سکتی۔ جو واقعات مَیں نے اوپر بیان کئے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک بہت بڑی فتح تھی، ایسی فتح کہ قیامت تک مسلمان اس کو یاد کر کے اپنے ایمان کو بڑھا سکتے ہیں اور بڑھاتے رہیں گے‘‘۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۵۱۔۱۵۷)

اس ضمن میں ایک حدیث ہے۔ حضرت مصعب بن عمیر کے آخری کلمات۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ جنگ اُحد میں علمبردار اسلام تھے۔ جب اچانک جنگ کی حالت بدلی تو یہ بھی کفار کے نرغے میں پھنس گئے۔ اس وقت مشرکین کے شہسوار ابن قمیئہ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا داہنا ہاتھ شہید ہو گیا لیکن فوراً بائیں ہاتھ سے علم کو پکڑ لیا۔ اس وقت ان کی زبان پر یہ آیت جاری تھی: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل‘‘﴾۔ ابن قمیہ نے دوسرا وار کیا تو بایاں ہاتھ بھی قلم ہوگیا۔ آپؓ نے دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم کو سینے سے چمٹا لیا۔ اُس نے تلوار پھینک دی اور زور سے نیزہ مارا کہ نیزے کی انی ٹوٹ کر سینے میں رہ گئی اور اسلام کا سچا فدائی اسی آیت کا ورد کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد المجلد الثالث ذکر مصعب بن عمیر۔ داراحیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اس کا ان کو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی، اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو مَیں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ مَیں کیا کرتا ہوں۔ لوگ ان کی اس بات سے تعجب کرتے۔

پھر جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور ان کی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا: اے میرے اللہ! مَیں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کئے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی ان کو معاف کر دے)۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنت قریب ہے۔ ربّ کعبہ کی قسم! مجھے اُحد کے ادھر سے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔

حضرت سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسؓ نے کہا اور کر دکھایا، مَیں ایسا نہ کر سکا۔

حضرت انس جو اس واقعہ کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ ۸۰ سے کچھ اوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے ان کی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے حق اور شان میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے عہد میں سچے نکلے۔

(بخاری کتاب الجہاد)

جب واپسی مدینہ کو ہوئی تو یہ خبر آئی کہ کفار کا لشکر دوبارہ راستہ میں اکٹھا ہو کر مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت آنحضور ﷺ جب (غزوہ اُحد کے بعد) ہفتہ کی شام اُحد سے واپس لوٹے تو آپ اور آپؐ کے صحابہ نے رات مدینہ میں بسر کی اور رات بھر مسلمان اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرتے رہے۔ یعنی جو بچے تھے وہ بھی سخت زخمی ہو چکے تھے۔ جب رسول کریم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بلائیں اور کہیں کہ آپ ﷺ دشمن کا پیچھا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ دشمن مدینہ پر حملہ آور ہو آپ نے حکم دیا کہ ہمیں چلنا چاہئے۔ اور ہمارے ساتھ صرف وہی نکلیں گے جو کل جنگ میں شامل تھے۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا منگوایا اور اسے کھولے بغیر حضرت علیؓ کو دے دیا۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس حال میں دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے کہ سب زخموں سے چُور تھے۔ جب آپ حمراء الاسد پہنچے (جو مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے) تو مسلمانوں نے ایک بہت بڑی آگ جلائی جو دُور دُور سے نظر آتی تھی اور یوں لگتا تھا کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں......اللہ تعالیٰ نے اس سے کفار کے دلوں میں ایسا رعب پیدا کیا کہ وہ فوراً مکہ لوٹ گئے۔ رسول کریم ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ حمراء الاسد میں سوموار، منگل اور بدھ تک ٹھہرے رہے اور پھر واپس مدینہ لوٹ آئے۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۷۵)

پھر یہ تھی اس آیت کی واقعاتی اور تاریخی تصویر جو تفصیل سے مَیں نے پڑھی لیکن اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک اور بہت اہم نکتہ بھی پیش فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’﴿تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَال﴾۔ تو بٹھاتا تھا مومنوں کو جگہ بہ جگہ جہاں انہیں کھڑے ہو کر لڑنا چاہئے۔ اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ، مناظرہ، مباحثہ بے شک کرو مگر اپنے امام کی منشاء کے ماتحت۔ کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۵۲۵۔۵۲۶)

تو بعض خطوں کی وجہ سے مجھے فکر پیدا ہوئی جو مَیں یہاں بیان کرتا ہوں۔ ایک دوست نے لکھا کہ کیونکہ دشمن ہر وقت زبان درازی کرتا رہتا ہے اور جماعت کے متعلق بالکل جھوٹی اور لغو باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ پھر تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسے لوگ جن کو مَیں تبلیغ کرتا ہوں ان کو بھی ان کے دماغوں میں غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں اور ہماری طرف غلط باتیں منسوب کر کے ان کو بتائی جاتی ہیں اور یہ

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ لوگ یعنی احمدی سچے ہیں تو ہمارے سے مباہلہ کرلیں۔تو لکھنے والے یہ لکھتے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھے مباہلہ کا چیلنج قبول کرلینا چاہئے اور اس کی اجازت دی جائے۔اب ایک خط کی تو مجھے فکر نہیں تھی لیکن مختلف جگہ سے یہ سلسلہ شروع ہوا اور اس سے فکر پیدا ہوئی۔تو اس بارہ میں آپ لوگوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا ارشاد ہے کہ ہر معاملہ میں امام کے پیچھے چلیں۔آپ میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے امام سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔یا کسی کو مباہلہ کا چیلنج دیں۔ہر ایک کا تو حق ہی نہیں ہے۔اس کے بھی کچھ قواعد وضوابط ہیں۔آنحضرت ﷺ نے بھی جب عیسائیوں اور یہودیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو اپنی مرضی سے تو نہیں دیا تھا۔جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو نہیں کہا اور طریق نہیں بتادیا آپ ہمیشہ ہدایت کی دعائیں ہی کرتے رہے۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جب مخالفین کی دشنام طرازیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے مختلف لوگوں کو مباہلہ کی دعوت دی پھر اس زمانہ میں آپ نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی مباہلہ کا چیلنج دیا تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی دیا۔تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہر کوئی اٹھے اور اس قسم کی سوچ دل میں پیدا کرلے بلکہ مناظروں مباحثوں وغیرہ میں بھی اس قسم کی شرطیں لگانے کی اجازت نہیں ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہو کہ آپ جماعت کی اور احمدیت کی سچائی کو اپنی شرطوں کے ساتھ مشروط کررہے ہیں یا اپنی دعاؤں کے ساتھ مشروط کررہے ہیں۔احمدیت تو سچی ہے اور یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا خدائی بشارتوں کے ماتحت اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔اور احمدیت کی سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف لوگوں اور مذاہب کے ماننے والوں کو جو چیلنج دیئے ان کے سامنے مقابلہ کی نیت سے جو بھی کھڑا ہوا اس کے ٹکڑے اڑتے ہم نے دیکھے ہیں۔خدا خود ہمارے بدلے لیتا ہے اور لیتا چلا جارہا ہے پھر آپ کو کس بات کا خوف اور فکر ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے امام کی جو ڈھال آپ کے لئے مہیا فرمائی ہے اس کے پیچھے ہی رہیں اور جو طریق اور دلائل پیغام پہنچانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائے ہیں ان کے مطابق دعوت الی اللہ کرتے چلے جائیں۔جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے ہی مدد کریں۔ ہمارا خدا زندہ خدا آج بھی ہمیں اپنی خدائی کے جلوے دکھا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا۔آپ بے فکر رہیں۔ہاں ایک شرط ہے کہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔وہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔اس کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔جو مخالفین مباہلے کا اتنا ہی شوق رکھتے ہیں وہ اپنا شوق پورا کریں۔خدا کو جتنا مرضی پکاریں وہ، اپنی ناکیں رگڑیں، اپنے ماتھے رگڑیں۔کبھی ان کی یہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی جو وہ جماعت کے خلاف کریں گے۔اور انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا ہی ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مَیں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے۔

❋❋❋..........❋❋❋❋..........❋❋❋

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے سورہ الانفال کی آیت ۶۲ کی تلاوت فرمائی جس کے ترجمہ کے بعد اس آیت کی تشریح میں فرمایا کہ اسلام پر جنگجو ہونے کا جو اعتراض کیا جاتا ہے اس کا اس آیت میں ردّ کردیا گیا کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے خواہ اس کے کچھ ہی عزائم ہوں تو تُو صلح کرلے۔دین کا مقصد ہی صلح قائم کرنا ہے۔

حضور انور نے توکل کے مضمون میں فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ توکل اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں پیدا ہوتا ہے۔خدا خود ان کو تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔وہ تمام امور میں توکل میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں انسان کامل آنحضرت ﷺ نے رقم فرمائیں اور اپنی امت کو بھی سبق دیا کہ میری پیروی کرو اور خدا تعالیٰ پر یقین پیدا کرو گے تو وہ تمہیں بھی ضائع نہیں کرے گا۔

سفر طائف سے واپسی پر حضرت زیدؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ مکہ میں کیسے داخل ہونگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راہ نکال دے گا اور اپنے نبی کو غالب کرے گا۔چنانچہ مطعم بن عدی نے آپؐ کو پناہ دی۔ہجرت مدینہ کا وقت آیا تو غار ثور تک دشمن پہنچ گیا اس وقت حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا کہ ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا ہمارا خدا ہے۔پھر مدینہ کی طرف سفر شروع فرمایا تو تعاقب کرنے والے سراقہ بن مالک کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا کہ تو غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر سراقہ ناکام رہا اور اس کو کسریٰ کے کنگن کی خوشخبری بھی دی۔جب ایک دشمن آپؐ پر تلوار سونت کر کھڑا ہوگیا کہ اب تم کو کون بچا سکتا ہے تو آپؐ نے فرمایا اللہ۔چنانچہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔آپؐ نے ایک مقام پر فرمایا کہ میری امت کے ۷۰ ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے یہ افراد لوگوں کے عیوب ڈھانپنے والے اور اپنے رب پر توکل کرنے والے ہونگے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ شرک سے مراد صرف بتوں کی پوجا نہیں بلکہ وہ شرک جو انسان کو ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی انسان اسباب پر کامیابی کا مدار سمجھتا ہے اور دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے۔تم توکل اختیار کرو۔اسباب کو جمع کرو اور خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے اللہ اب تو ہی انتظام کر۔اصل رازق خدا تعالیٰ ہے پس چاہئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔تدبیر کو ہاتھ سے نہ چھوڑے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ کا گھٹنا باندھ پھر خدا تعالیٰ پر توکل کر۔

حضور انور نے توکل کے بارہ میں بعض ایمان افروز واقعات حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفہ اوّلؓ اور بزرگان کی سیرت سے بیان فرمائے۔اور پھر فرمایا کہ توکل کی کمی سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔خدا تعالیٰ سے یقین اٹھ جاتا ہے۔غلط بیانی، جھوٹ اور خوشامد پیدا ہوتی ہے افسر کی خوشامد میں کامیابی سمجھنا شروع ہوجاتے ہیں اور یہ برائیاں غیر محسوس طریقے سے انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔اسی طرح عائلی زندگی میں توکل اور قناعت کی کمی کی وجہ سے لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل اور سمجھ دے اور ان میں پیار و محبت اور الفت پیدا کردے اور یہ لوگ دین کے فخر یعنی دعا میں لگ جائیں جس سے تمام مشکلات دور ہوجاتی ہیں۔آمین

نکات معرفت

موسیٰ علیہ السلام کے مدین میں رہنے سے سبق:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❁...... خلق اللہ پر رحم اور شفقت کرے اور محض اللہ تعالیٰ کے واسطے کرے، نہ کسی اجر کے واسطے۔جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلانے میں کیا۔

❁...... اپنے آرام کی تجاویز سوچے اور طبیعت کو خراب نہ کرے۔موسیٰ علیہ السلام نے جیسے سایہ میں بیٹھ کر دعائیں شروع کردیں۔دعاؤں سے کام لے۔

❁...... بجائے اس کے کہ انسان خود سوال کرے چاہئے کہ محنت و مزدوری سے کام لے اور والدین کی آخری عمر میں اُن کی خدمت کرے جیسا کہ ان دو لڑکیوں نے کیا۔

❁...... اگر کوئی تم سے نیکی کرے تو تم اس کا ضرور خیال رکھو۔اس احسان کا بدلہ دینے کی کوشش کرے۔اگر نہ دے سکو تو دعا کرو۔ دعا کرو حتی کہ تمہیں یقین ہو جاوے کہ حق ادا ہوگیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا﴾۔

❁...... اگر بے مانگے کوئی چیز آجاوے تو اس کے لینے سے مضائقہ نہ کرے۔ہاں اگر ہو سکے تو اس کا بدلہ دے دو یا دعا ہی کردو۔

❁...... لڑکی دینے والا اگر خدمت کراوے تو داماد کو کرنی چاہئے اور اگر وہ کچھ اس امر کے بدلہ میں لڑکی کا ولی کچھ مانگے تو حرام نہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کے مختصر اسرار:

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جو قرآن شریف میں درج ہے وہ یہ ہے کہ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔یہ ایک بڑی عظیم الشان دعا ہے۔اس میں انہوں نے اپنا حال بھی عرض کردیا۔اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو بھی بیان کیا اور یقین کرلیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرسکتا۔اور اس بات کا اعتراف کیا کہ گناہ انسان کی غلطی کا موجب ہوتا ہے۔اور اس کا علاج استغفار ہے۔اللہ تعالیٰ کی توحید کا جو انسان پر ساری نیکیوں کے دروازے کھولتی ہے اس کا اقرار کیا۔اور استغفار جو شرّ کے دروازے بند کرتا ہے اس پر ایمان لائے۔تکلیف کا سبب بیان کیا کہ انسان کا اپنا ہی ظلم ہے۔(الحکم جلد نمبر ۷، نمبر ۱۸)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

جا خدا کی رضا کے دامن میں

دشتِ غربت میں ایک ہجراں نصیب   لکھ گیا ایک داستانِ غریب
ہموطن دور دیس کا باسی   دُور رہ کر بھی تھا دلوں کے قریب
جس کی آواز سحر تھا ایسا   جاگ اُٹھتے تھے جس سے سوئے نصیب
بات بات اُس کی دل لبھاتی تھی   گفتگو اُس کی گفتگوئے لبیب
روح جب بھی علیل ہوتی تھی   تھی شفا اُس کے قُرب کی تقریب
جسم کے روگ بھی مٹاتا تھا   دردمندوں کا دردمند طبیب
لب پہ جب نام مصطفیٰ آتا   آنکھ بن جاتی اُس کے دل کی رقیب
کام اُس کا ترقی و تعمیر   جب زمانہ تھا مائلِ تخریب
دن کو چین اور نہ رات کو آرام   اُس کے اوقات کار کی ترتیب
آج خاموش ہو گیا کیسے   آہ ! وہ ایک آسمانی خطیب

آج جی بھر کے مجھ کو رونے دو
وہ مری جان تھا ، وہ میرا حبیب

لیکن اس دردناک لمحے میں   کِس کی اِک دلربا صدا آئی
کِس نے آکر ہمیں پکارا ہے   کِس کی خوشبُو لئے صبا آئی
دل میں ایک درد اُٹھا عجیب وغریب   ساتھ درماں کی بھی ندا آئی
اپنے اِس تعزیت کے لمحے میں   تہنیت بھی تو خوش ادا آئی
میرے طاہر ! تری جدائی پر   غم و اندوہ کی گھٹا آئی
ساری دنیا سے تیری جمعیّت   پاک دل اور خُجَسْتَہ پا آئی
مجلس انتخاب کی آواز   بن کے اللہ کی رضا آئی
قدرتِ ثانیہ ! مبارک ہو   تیری خاطر نئی قبا آئی
میرے مسرور ! آج تُو آیا   یا قبولیّتِ دعا آئی

یہ فراق و وصال کیا شے ہے
اِنفصال ، اِتّصال کیا شے ہے

رنج و راحت کے مشترک نغمے   ساز احساس پر مچلتے ہیں
یہ مسّرت کے منتشر لمحے   غم کی آغوش میں ہی پلتے ہیں
ہمیں معلوم ہے دعاؤں سے   لِکھے تقدیر کے بھی ٹلتے ہیں
گو خدا کی رضا پہ راضی ہیں   آنکھ روتی ہے دل پگھلتے ہیں
ہیں نشیب و فراز راہوں میں   راہرو راستے بدلتے ہیں
حسرتیں بیشمار ہوتی ہیں   سارے ارمان کب نکلتے ہیں
اِذن یَسْتَخْلِفَنَّھُم کے ساتھ   پا کے تسکین دل سنبھلتے ہیں
ذہن کی کشمکش کی گھڑیوں میں   خوف بھی امن میں بدلتے ہیں

ہو گیا ختم امتحان اپنا
عزم پھر ہو گیا جواں اپنا

جانے والے ! تری رفاقت کا   ہم نے ہر رنگ میں مزا پایا
وہ جو سایہ سروں پہ تھا تیرا   ہم نے ہم پایۂ ہُما پایا
دہریت کے بسیط عالَم میں   ہم نے تجھ کو خدانما پایا
تیری آنکھوں میں تیری سانسوں میں   ہر گھڑی عشقِ مصطفیٰ ﷺ پایا
فہم قرآن کے سمندر میں   غوطہ زن تجھ کو بارہا پایا
علم و عرفان کی فضاؤں میں   تجھ کو بالائے ہر فضا پایا
امنِ عالم کے راستوں پہ تجھے   ساری راہوں سے آشنا پایا
تیرے چلنے سے وہ بھی چلنے لگا   جس نے خود کو شکستہ پا پایا
پوچھ اطفال کی مجالس سے   بچّے بچّے نے تجھ سے کیا پایا
تُو نے بھی "مثل زَمَنِ موسیٰؑ"   ایک "فرعون" کو کھڑا پایا
اُس کی فرعونیت کی چالوں سے   بچ نکلنے کا راستہ پایا
تیری ہجرت کا ماجرا سُن کر   ہم نے اللہ کا پتہ پایا
تیرے خطبات ، تیری تحریریں   لفظ لفظ ایک معجزہ پایا
ایم ٹی اے نے تری فراست سے   زندگی بھر کا سلسلہ پایا
تیری آواز کا نشیب و فراز   فکر و فن نے بھی ہمنوا پایا
اپنا دکھ درد لے کے جو آیا   تجھ کو اس دُکھ میں مبتلا پایا
جس کسی نے کہا دعا کے لئے   سر سے پا تک تجھے دعا پایا

جا خدا کی رضا کے دامن میں
ابدی راحتوں کے مامن میں

آنے والے ! تری محبت کو   ہم نے سینوں موجزن پایا
ہے کِیا مسندِ خلافت پر   تجھ کو اللہ نے سریر آرا
دل پکار اُٹھے مرحبا مسرور !   آ بصد شانِ دلربائی آ
قدرت ِثانیہ کے مظہر کا   پانچواں دَور دَور تھا تیرا
جس کی رکھی گئی دلوں میں بِنا   تُو ہےَ اُس سلطنت کا فرمانروا
کامرانی تیرا مقدّر ہے   ہے ترے ساتھ ساتھ تیرا خدا
ہم اطاعت گزار بندے ہیں   اور ملا ہے شعور اطاعت کا
سر بسر آج سر بسجدہ ہیں   آج پھر اُسْجُدُوْا کا حکم ملا
ہر گھڑی ہم ہیں گوش بر آواز   سُن رہے ہیں تو ایک تیری صدا
دیکھتے ہیں تو ایک تیری طرف   منتظِر ہیں کہ ہو اشارا ترا

توہے اب میر کارواں اپنا
کارواں ہے رواں دواں اپنا

عبدالمنان ناہید

یہ نظم جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے بعد محمود ہال لندن میں منعقدہ ایک تقریب مشاعرہ میں امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں پڑھی گئی۔

منگائی (Mangai) ریجن (کونگو) میں
پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد
دور دراز سے آئے ہوئے ۱۵۳۷ نومبائعین سمیت ۲۳۵۶ افراد کی جلسہ میں شمولیت،
علاقہ کے سب سے بڑے چیف سمیت ۱۲ چیف صاحبان بھی جلسہ میں شامل ہوئے
مختلف اہم دینی موضوعات پر پرمغز تقاریر
جلسہ سے اسلام کے بارہ میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ
اسلام پہلی مرتبہ ایک بڑے مذہب کے طور پر پیش ہوا

(رپورٹ: عدنان احمد بٹ مبلغ سلسلہ منگائی)

جلسہ سالانہ کے انتظامات

منگائی (Mangai) کونگو کے صوبہ باندونڈو (Bandundu) کی تحصیل ادیوفہ (Idiofa) کا ایک اہم قصبہ ہے۔ دارالحکومت کنشاسا سے یہ تقریباً آٹھ سو کلومیٹر شمال مشرق میں واقع ہے۔ فرانسیسی کے علاوہ اس علاقے کی مقامی زبان ککونگو (Kikongo) ہے تاہم لنگالا (Lingala) بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ کنشاسا سے منگائی تک اگرچہ سڑک موجود ہے لیکن کچی اور جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے اور سڑک کے راستہ چھوٹی گاڑیوں کا وہاں پہنچنا ممکن نہیں اس لئے بحری جہاز اور ہوائی جہاز آمدورفت کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس کے علاوہ بڑے بڑے ٹرک بھی سامان اور سواریوں کی آمدورفت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا نفوذ اس علاقہ میں ۱۹۹۶ء سے ہو چکا تھا تاہم باقاعدہ مشن کا آغاز اگست ۲۰۰۲ء میں ہوا۔ امیر صاحب مکرم محبّ اللہ خالد صاحب کی ہدایت پر امسال اس ریجن کے پہلے جلسہ سالانہ کے لئے ۱۲ جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی۔

جلسہ کے پروگرام کی تشہیر

جلسہ کے انتظامات کے لئے مکرم ابراہیم ماتیو (Mathieu) صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جنہوں نے جلسہ سے تین ماہ قبل ہی جلسہ کے انعقاد کی تیاریاں شروع کر دی تھیں پہلا جلسہ ہونے کی وجہ سے تمام منتظمین جلسہ ہی کے لئے جلسہ کے انتظامات نئے تھے اور بظاہر بہت مشکل دکھائی دے رہے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور کارکنان کی شب و روز محنت سے جلسہ کا پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔

جلسہ کے لئے گورنمنٹ سے اجازت ملنے کے بعد دعوت نامے چھپوا کر جلسہ سے قبل تمام گورنمنٹ افسران، آس پاس کے دیہات کے چیف صاحبان اور تمام مذہبی راہنماؤں کو پہنچا دیئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ جلسہ کا اعلان ایک اشتہار کی شکل میں شائع کر کے آس پاس کے دیہات میں چسپاں کیا گیا تھا۔ جمعہ ۴ جولائی سے ہی ادیوفہ (Idiofa) کے مقامی کیتھولک ریڈیو اسٹیشن سے جلسہ کا اعلان ہر روز نشر ہونا شروع ہو گیا تھا منگائی (Mangai) کی مقامی آبادی کو بھی ہر روز میگافون کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ یوں تمام لوگوں کو ہی اس جلسہ کا انتظار تھا۔

کنشاسا سے چار افراد پر مشتمل مرکزی وفد مورخہ ۹ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز ککوت (Kikwit) پہنچا وفد میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ مکرم ملک بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم عبدالرزاق بیاسالہ (Biyasala) صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، اور مکرم موسیٰ کاپنگا (kapinga) صاحب شامل تھے۔ ایئرپورٹ پر خاکسار کے ہمراہ ککوت کی مجلس عاملہ کے ارکان سمیت کثیر تعداد میں احمدی احباب موجود تھے۔ ککوت میں رات بسر کرنے کے بعد اگلے روز مورخہ ۱۰ جولائی کو فجر کی نماز کے بعد وفد بذریعہ جیپ منگائی کے لئے روانہ ہوا ککوت سے منگائی ۲۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور انتہائی دشوار گذار راستہ ہے۔ خشک موسم کی وجہ سے کچے راستے کا سفر جیپ کے ذریعہ بھی انتہائی مشکل اور کٹھن تھا دورانِ سفر ادیوفہ میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور اس کے بعد شام سات بجے تقریباً ساڑھے تیرہ گھنٹے کے سفر کے بعد وفد منگائی پہنچا۔ مشن ہاؤس کے ارد گرد بڑی تعداد میں جمع احمدی اور غیر از جماعت احباب نے جو بڑی دیر سے وفد کی آمد کے منتظر تھے، وفد کو خوش آمدید کہا۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے فٹ بال کا وسیع میدان کرایہ پر لیا گیا تھا۔ جلسہ کے انتظامات میں مدد دینے کیلئے گورنمنٹ نے بھی بھرپور تعاون کیا اور قصبہ کے چیف نے نوجوانوں کی ایک ٹیم جلسہ گاہ کی تیاری میں مدد دینے کیلئے مہیا کی۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے خدام نے بڑی محنت سے بانس اور لکڑیاں کاٹیں۔ جلسہ گاہ کو ترپالوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ بہت سے بینرز کے ذریعہ بھی جلسہ گاہ کو سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں مکرم عبدالرزاق بیاسالہ صاحب نے بھی خدام کی راہنمائی کی۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام

مورخہ ۱۲ جولائی کو صبح ساڑھے دس بجے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم ابراہیم کلیفوا (Kolefwa) صاحب نے حاصل کی اور ساتھ لوکل زبان لنگالا (lingala) میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار عدنان احمد بٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام "اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے" سے چند اشعار پیش کئے جن کا ترجمہ لنگالا زبان میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم حسین نزامبا (Nzamba) صاحب نے لنگالا زبان میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں انہوں نے احباب جماعت اور دوسرے مہمانوں کے سامنے مکرم امیر صاحب کا تعارف پیش کیا اور مرکزی وفد کو خوش آمدید کہا۔ سپاسنامے کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت پیش کیا نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلو 'دشمنوں سے حسنِ سلوک' پر بھی روشنی ڈالی۔ افتتاحی خطاب کے بعد دو تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم ملک بشارت احمد صاحب نے لنگالا زبان میں "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام" کے موضوع پر کی جبکہ دوسری تقریر میں مکرم عبدالصالح مدلیس صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت نے ککونگو زبان میں "اسلامی عبادات" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ ان تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب پیش فرمایا جس میں انہوں نے اسلام کے بارہ میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے جادو، حقیقی اسلامی جہاد اور اسلام میں عورت کے مقام پر اظہارِ خیال کیا۔ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی جسکے بعد منگائی ریجن کا یہ پہلا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا گورنمنٹ افسران چیف صاحبان اور دوسرے معزز مہمانوں کے کھانے کا انتظام اسٹیڈیم کے قریب ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا آغاز جلسہ سے ۵ روز قبل ہی ہو چکا تھا اور جلسہ کے تین دن بعد تک جاری رہا مکرم احمد صاحب لنگر خانہ کے منتظم تھے انہوں نے مرکزی وفد کے ارکان مکرم موسیٰ کاپنگا صاحب اور مکرم ملک بشارت احمد صاحب کے تعاون سے لنگر خانہ کے کام کو بھرپور محنت سے سرانجام دیا اور خاص طور پر جلسہ سے قبل تمام رات کام کیا۔

جلسہ کی حاضری

منگائی ریجن کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں ۲۷ جماعتوں سے کل ۲۳۵۶ (دو ہزار تین صد چھپن) افراد شامل ہوئے جن میں سے ۱۵۳۷ نومبائعین جبکہ باقی مہمان دوسرے مذاہب سے تھے۔ لوگ دور دراز سے پیدل، ٹرکوں کشتیوں اور سائیکلوں پر سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ علاقہ کے ایک بہت بڑے چیف مسٹر مونیکی ایشم مشل صاحب (Mr Monekie Icheme Michel) جو بانگولی گروپ آف چیفس کے ہیڈ ہیں اور اگرچہ کیتھولک ہیں لیکن جماعت کی دعوت پر اپنے گاؤں کورے آما (Koreama) سے جو منگائی سے ۱۷ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، خاص طور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے منگائی تشریف لائے تھے۔ ان کے علاوہ گیارہ دوسرے چیف صاحبان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

مجلس سوال و جواب

جلسہ سے اگلے روز مورخہ ۱۳ جولائی بعد نماز عصر شام چار بجے ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

بک اسٹال

جلسہ کے دوران ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں فرنچ، لنگالا اور ککونگو زبانوں میں لٹریچر رکھا گیا تھا اس کے علاوہ لنگالا زبان میں "اسلام کیوں؟" کے عنوان سے ایک پمفلٹ تمام مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔

جلسہ کے بارہ میں تاثرات

اسلام کے بارہ میں عام طور پر یہ تاثر تھا کہ یہ ایک پوشیدہ مذہب ہے جس کے ماننے والے جادو ٹونہ کرتے ہیں اور اپنے عقائد کے بارہ میں باتیں چھپاتے ہیں۔ اب جبکہ جلسہ سے قبل کثرت سے یہ اعلان کیا گیا کہ جماعت احمدیہ اپنے جلسہ میں سب کو مدعو کر رہی ہے تو عیسائیوں کے لئے یہ ایک نئی بات تھی۔ چنانچہ بہت سے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے لیکن لوگوں کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی تھی جو اگرچہ جلسہ گاہ میں تو حاضر نہ تھی لیکن لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جلسہ کی ساری کارروائی سن رہی تھی۔ جلسہ کے بعد تمام لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ اسلام پہلی مرتبہ ایک باقاعدہ مذہب کی شکل میں پیش ہوا ہے۔ پولیس کے کمانڈر نے امیر صاحب سے اپنی ملاقات میں انہیں بتایا کہ آج اسے اسلام کی حقیقت معلوم ہوئی ہے اور وہ حیران ہے کہ پڑھا لکھا ہونے کے باوجود لوگ کیسے اسلام کے بارہ میں غلط اور بے بنیاد عقائد پر یقین کر لیتے ہیں ایک اور معزز مہمان نے کہا کہ آج آپ نے اس علاقے میں اسلام کا بیج بو دیا ہے جو بہت تیزی سے بڑھے گا۔

جلسہ کے بعد مسٹر مونیکی ایشم مشل صاحب (Mr.moneki Ichem Michel) جو ڈیڑھ سو سے زائد دیہات کے چیف ہیں اور خود عیسائی ہیں نے بھی امیر صاحب سے اپنی ملاقات میں اسلام کو خوش آمدید کہا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ان کے علاقہ میں احمدی احباب کے لئے مساجد تعمیر کرے۔ جلسہ کے بعد سے منگائی اور اسکے آس پاس کے علاقہ میں اسلام کے بارہ میں خاص طور پر دلچسپی پیدا ہوئی ہے اور ابھی تک لوگوں کی گفتگو کا موضوع جلسہ ہی ہے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنانِ جلسہ کا حامی و ناصر ہو اور انہیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح تمام شاملینِ جلسہ کے اخلاص میں ترقی دے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے شاملینِ جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آمین ثم آمین۔

❀❀......❀❀

دنیائے طب

(ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی۔لندن)

ہسپتالوں کے شعبہ ایمرجنسی میں ہونے والی غلطیاں

انسان طرح طرح کے حوادث کا شکار ہو سکتا ہے اور ایسی ایسی بلائیں اسے پڑنے کو تیار رہتی ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتو وہ کب کا ان کا شکار ہو چکا ہو۔ہم ہسپتالوں کی طرف بغرض علاج کے رجوع کرتے ہیں اور کوئی ایمرجنسی ہوتو انہی پر انحصار ہوتا ہے کہ یہ ہماری مشکلات اور تکالیف کو دور کر دیں گے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر بھی اگر اسکا فضل نہ ہوتو انسان بجائے افاقہ کے اور بھی زیادہ بیمار ہوسکتا ہے۔

امریکہ میں سالانہ قریباً ۲ ہزار ایسی غلطیوں کا پتہ چلتا ہے جو ایمرجنسی محکمہ میں مریضوں کو ادویات دینے سے تعلق رکھتی ہیں۔اگر ہسپتالوں کے اور محکمے ہوں تو یہ غلطیاں مریض کو دوا پہنچنے سے قبل اکثر پکڑ لی جاتی ہیں۔لیکن ایمرجنسی محکمہ کی نوعیت کچھ یوں ہے کہ افراتفری کا عالم ہوتا ہے اور ایسی اکثر غلطیاں پکڑی نہیں جاتیں۔ایک اندازے کے مطابق صرف ۲۳ فیصد غلطیاں پکڑی گئی۔۲۰۰۱ء کے اعداد وشمار کے مطابق اکثر غلطیوں کی وجہ سے جو نقصان مریض کو پہنچ سکتا تھا اسے موئثر اقدامات کر کے رفع کر لیا گیا۔لیکن ۷ فیصد مریض پھر بھی ایسے رہ گئے جو کسی نہ کسی نقصان کا شکار ہو گئے۔ایسے ۷ ۱۴ مریضوں میں سے ۲۱ کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا جن میں ایک کو مستقل نقصان پہنچا اور ایک کی تو موت ہی واقع ہو گئی۔ایمرجنسی میں علاج کیلئے آنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور اس سیاق وسباق میں نقصان کی شرح اتنی زیادہ معلوم نہیں ہوتی لیکن یہ ایسی بات ہے کہ جس پر وارد ہوا اسپر بہت گراں ہے۔ہسپتال گئے علاج کے لیے مگر الٹا لینے کے دینے پڑ گئے۔اس لئے مومن کو چاہیے کہ ہر لحظہ و ہر آن خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہے اور اس کے فضل اور حفاظت کا طالب رہے۔

❁❁❁❁

آنتوں کا سرطان

آنتوں کے سرطان سے مراد بڑی آنت کا سرطان ہے کیونکہ چھوٹی آنت کا سرطان بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔بروقت پتہ چل جانے سے ان کا مکمل علاج سرجری سے ہوجاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ سرطان بہت خطرناک ہے لیکن جو ذرائع اس کی تشخیص کے ہیں وہ یا تو اتنے یقینی نہیں کہ ان پر اعتبار کیا جائے یا جو بڑے معتبر ہیں وہ خطرے سے خالی نہیں۔ Colonoscopy ایک معتبر ذریعہ تشخیص ہے۔ اس سے مراد مقعد کے ذریعہ سے ایک چھوٹا سا کیمرہ ڈالنا ہے جس کے ذریعہ ڈاکٹر ساری آنت کے اندر سے دیکھ سکتا ہے۔اس کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے سرطان ٹھیک بھی کئے جا سکتے ہیں۔لیکن اس کا ایک خطرہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے بڑی آنت میں سوراخ ہوسکتا ہے۔امریکہ میں ایک تحقیق کے مطابق چالیس ہزار Colonoscopy ایک علاقہ میں ہوئیں۔ان میں آنتوں میں سوراخ ہونے کی شرح قریباً دو فیصد تھی۔اور ان دو فیصد مریضوں میں پانچ فیصد اس وجہ سے موت کا شکار ہو گئے۔اب نہ جانے یہ صرف اس علاقے کا حال ہے یا ایسا ساری دنیا میں ہوتا ہے۔واللہ اعلم۔لیکن ڈاکٹروں کے ہر علاج میں کوئی نہ کوئی خطرہ ضرور ہے۔اس لئے ایسے تمام علاجوں سے پہلے صدقہ اور دعاؤں کا دامن کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

❁❁ ❁❁

بقیہ :جماعت احمدیہ بینن(Benin) کی ترقی کا عظیم الشان دور اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں کے اثمار از صفحہ ۱۱

از صفحہ ۱۱

جارہے ہیں اور جن کے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان سے صدر مملکت کو آگاہ کیا اور خصوصاً جماعت کے ماٹو Love for all hatred for none کے مطابق جماعتی کاموں کی نوعیت سے بھی آگاہ کیا۔

اس پر جناب صدر مملکت نے جماعت احمدیہ کے کاموں پر خوشنودی کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ خود جماعت کی طرف سے اُن کے ملک میں ہونے والی فلاحی کاموں سے آگاہ ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جماعت ایسے کاموں کو اُن کے ملک میں جاری رکھے گی اور اس راہ میں جہاں پر بھی جماعت کو اُن کی مدد کی ضرورت ہوگی وہ حاضر ہیں۔

یہ کسی بھی احمدیہ وفد کی بینن کے صدر مملکت سے پہلی باقاعدہ ملاقات تھی۔ جناب صدر مملکت نے اس ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ وہ بینن میں جماعت احمدیہ کو Sport کر رہے ہیں۔

❁❁❁❁

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ربوہ

☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750

☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515

SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جولائی ۲۰۰۳ء بروز سوموار اسلام آباد ، (ٹلفورڈ) میں بعد نماز ظہر وعصر چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

پہلا نکاح عزیزہ مریم خان صاحبہ بنت مکرم سفیر احمد خان صاحب ساکن ربوہ کا۔عزیزم علی حمید صاحب ابن مکرم حمید اسلم قریشی صاحب کے ساتھ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ نکاح میں ان کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ عزیزہ مریم خان مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مرحوم اور صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ کی نواسی ہیں۔ان کے بارہ میں مختصراً یہ بتادوں کہ جب حضور رحمہ اللہ ہجرت کر کے یہاں آئے تو صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب نے اپنا وہ کوٹ جو حضور بیعت کے وقت استعمال کرتے تھے اور کل مَیں نے بھی استعمال کیا، دیا تھا۔یہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے پاس تھا اور انہوں نے حضور کو پیش کیا تھا کہ جب تک چاہیں آپ رکھیں۔ اور حضور کی وفات سے پہلے کیونکہ وہ خود بھی فوت ہو چکے تھے تو حضور کی وفات کے وقت ان کی بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ اور ان کی بچیوں نے مجھے لکھا کہ یہ گو ہے تو ان کی ذاتی چیز لیکن فی الحال ہم آپ کو استعمال کرنے دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ مجھے انہوں نے دیا ہوا ہے آج کل میرے پاس ہے میں استعمال کر رہا ہوں، کل استعمال کیا تھا۔تو یہ ان کی نواسی ہیں اس لحاظ سے بھی دعا کی مستحق ہیں۔ دعا کریں یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔حضور نے فرمایا کہ علی حمید صاحب بھی ایک سلسلہ کے خادم ، بڑی بے لوث خدمت کرتے رہے حمید اسلم قریشی صاحب ایڈووکیٹ، ان کے بیٹے ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ مبارکہ نوری صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ساکن راولپنڈی کا عزیزم ڈاکٹر طارق احمد خان ڈاہری صاحب ابن مکرم عبداللہ خان ڈاہری صاحب کے ساتھ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا۔

حضور ایدہ اللہ نے عزیزہ مبارکہ نوری کے والد محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے تعارف میں بتایا کہ آپ واقف زندگی ہیں۔حضور رحمہ اللہ کی بہت خدمت کی ہے۔ بہت مخلص ، بڑی بے لوث خدمت کرتے ہیں۔

عزیزم طارق احمد خان ڈاہری کی طرف سے ان کے بھائی عزیزم فاتح احمد خان ڈاہری نے بطور وکیل ایجاب وقبول کیا۔

تیسرا نکاح عزیزہ مدیحہ حنا خان صاحبہ بنت مکرم عبدالوحید خان صاحب ساکن امریکہ کا عزیزم فیض الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کے ساتھ اکیس ہزار تین سو بیاسی ڈالر حق مہر پر قرار پایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اخلاص سے مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے ہیں۔قادیان میں بھی ایک گیسٹ ہاؤس ان کی مالی قربانی سے تعمیر ہو رہا ہے۔

چوتھا نکاح عزیزہ عنبر سبوحی صاحبہ بنت مکرم دلاور خان صاحب ساکن چکوال کا عزیزم حافظ مظہر احمد صاحب ابن مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب خود بھی واقف زندگی ہیں اور ان کے والد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بڑی دین کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

دلہن کے وکیل کے طور پر مکرم حفیظ احمد بھٹی صاحب آف لندن نے اور دولہا کی وکیل کے طور پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ایجاب وقبول کیا۔

پانچواں نکاح عزیزہ امۃ العلیم عظمیٰ سید صاحبہ بنت مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب ساکن اسلام آباد کا عزیزم سید محمد احمد عمران صاحب ابن مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا۔

حضور نے فرمایا کہ دولہا کے والد مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور بطور ناظر اشاعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اعلانات نکاح اور ایجاب وقبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔اللہ تعالیٰ یہ نکاح دینی ودنیوی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

❁❁ ❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

جماعت احمدیہ بینن (Benin) (مغربی افریقہ)

کی ترقی کا عظیم الشان دور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں کے اثمار

(رپورٹ :مرزا انوارالحق ۔مبلغ سلسلہ)

بینن میں انقلابی کامیابیاں تو دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی فرنچ سپیکنگ ممالک میں جماعتی ترقی سے متعلق رؤیا اور آپ کی خاص ذاتی دلچسپی کی مرہون منّت ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ آپؒ کی دعاؤں نے خداتعالیٰ کی رحمتوں کی ایسی ہوائیں چلائیں کہ دنیا بھر میں افواج در افواج نفوس امن اور روحانی سکون کیلئے احمدیت کی آغوش میں آنے لگی ۔ ۱۹۹۶ء تک بینن میں ایک ہزار افراد جماعت احمدیہ سے وابستہ تھے جو کہ کل ۲۵ گاؤں اور شہروں میں رہائش پذیر تھے ۔اسی طرح کل آٹھ چھوٹی اور بڑی احمدیہ مساجد تھیں۔

۱۹۹۷ء میں مرکز نے مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کو بطور مشنری بینن میں بھجوایا اور کچھ عرصہ کے بعد آپ کو امیر و مشنری انچارج مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے مختلف علاقوں سے دینی علم کا شوق اور تبلیغ کی لگن رکھنے والے افراد کے لئے ایک تربیتی کلاس لگانے کا پروگرام بنایا تا کہ اس کلاس کے ذریعہ مختلف علاقوں کے مختلف زبانیں جاننے والے احمدی احباب کو بطور لوکل معلّم تیار کیا جائے اور پھر ان کے ذریعہ سے ان علاقوں میں تبلیغ اور تربیت کے پروگرام بنائے جائیں ۔ پورے بینن سے تمام بڑی جماعتوں سے چنیدہ افراد کو کلاس کے لئے ''پورٹونوؤ' بلایا گیا اور ایک کرایہ کے مکان میں اس کلاس کا آغاز کیا گیا۔مکرم علی حسینی صاحب جو کہ مراکش سے دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور قرآن، حدیث اور فقہ کا اچھا علم رکھتے ہیں کو بطور ٹیچر مقرر کیا گیا۔ایک سال تک یہ کلاس جاری رہی اور بفضلہٖ تعالیٰ سولہ احباب نے کامیابی سے اس کورس کو مکمل کیا۔اس سال کا پہلا ملنے بیعتوں کا ٹارگٹ ایک ہزار کا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال اس ٹیم کے ذریعہ پورا ہو گیا۔آئندہ سال اس ٹارگٹ کو دس گنا کر دیا گیا جو اللہ نے اس ٹیم کے ذریعہ پورا کرنے کی توفیق دی۔لیکن تیسرے سال تو یہ رحمتیں تیز ہواؤں اور آندھیوں کی شکل اختیار کر گئیں اور بینن ،ٹوگو اور نائیجر سے کل ملا کر ٹارگٹ آٹھ لاکھ پچاس ہزار کر دیا گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پورا کرنے کی توفیق دی ۔الحمدللہ۔ یہ ایسا مبارک دور تھا کہ آج بینن میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں جو کہ جماعت احمدیہ کے نام ،عقائد اور خدمات سے واقف نہ ہو۔بے شمار لوگ خود دریافت کر کے اور خود آ کر جماعت میں شامل ہوئے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں کے نتیجہ میں جماعت بینن کی ترقی دوگنا سے سوگنا ہوتے ہوئے دیکھی گئی۔ چند سال قبل تک بینن جماعت میں صرف چند ایک جماعتیں ہی تھیں مگر اب بفضلہٖ تعالیٰ یہ تعداد چار سو تک پہنچ گئی ہے اور ابھی اس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

۱۹۹۷ء تک صرف ایک مشن ہاؤس ملک کے دارالحکومت میں تھا چنانچہ مزید نو (۹) نئے مشن ہاؤسز کھولے گئے جو آج تعلیم و تربیت کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔علاوہ ازیں ۲۱ لوکل معلمین ملک کے شرق وغرب میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے میں سرگرم عمل ہیں۔نئی جماعتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کو بھی منظّم کیا جا رہا ہے۔ ہر جگہ تعلیمی و تربیتی پروگرام ہوتے ہیں اور اس قوم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ علمی مجالس بلا مبالغہ چاہے دس گھنٹے کی ہوں یہ لوگ غور سے سنتے ہیں اور قطعاً بے اعتنائی کا مظاہرہ نہیں کرتے ۔اور ہمیشہ مبلّغین و معلمین کے لئے دعا گو رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور دکھ اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔بعض اوقات اگر کوئی مبلّغ بیمار ہو جائے تو احباب وفود کی شکل میں عیادت کیلئے آتے ہیں اور مختلف طریق پر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔اور بعض اوقات شرمندہ ہو جاتے ہیں کہ ہمارے ملک نے آپ کو بیمار کر دیا ہے جبکہ آپ تو دینی کام کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ نئے احمدی احباب کا دینی رجحان قابل دید ہوتا ہے جب وہ حضور کا خطبہ سنتے ہیں یا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں شرکت کرتے ہیں اور برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جو اسلام جماعت احمدیہ نے ہمیں سکھایا ہے اس سے قبل ہم نے کسی سے نہیں سیکھا ۔ ہم تو ہر چیز میں اپنے اماموں کے محتاج تھے۔ اب جماعت احمدیہ نے ہمیں حقیقی اسلام سے روشناس کروایا ہے۔

بینن میں احمدیہ مساجد کا منصوبہ

بینن میں لاکھوں کی تعداد میں نو مبایعین اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک سونئی مساجد کا منصوبہ حضور انورؒ نے عطا فرمایا۔تقریباً ہر جگہ پر مسجد بنانے کیلئے زمین اُسی گاؤں یا شہر نے جماعت کو تحفۃً پیش کی اور جس جس جگہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور مخلص احمدی تربیت یافتہ احباب چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اس منصوبہ کے تحت ۲۹ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور چھ زیر تعمیر ہیں۔ایک بات قابل ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو گیارہ مساجد اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو عطا ہوئیں ہیں۔الحمدللہ

بینن میں بادشاہوں کی قبول احمدیت

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ''میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' خداتعالیٰ کے فضل سے بینن میں ایک دفعہ پھر پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔اس وقت تک بینن میں ۷۰ کے قریب بادشاہ احمدی ہو چکے ہیں۔جن میں سے سب سے بڑے یعنی ''کنگ آف پاراکو' بادشاہوں کی ایسوسی ایشن کے صدر ہیں جبکہ ان کے سیکرٹری ''کنگ آف الاڈا'' بھی احمدی ہیں۔اسی طرح ''کنگ آف داسا' جو کہ ایسوسی ایشن کے مینیجر کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک بہت بڑے علاقے کے سردار ہیں گزشتہ سال احمدیت کی آغوش میں آ چکے ہیں ۔دونوں بڑے بادشاہوں کو حضور انورؒ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت کپڑے کا ٹکڑا عطا فرمایا جسے وہ ہر وقت اپنے محلوں میں برکت کی خاطر رکھتے ہیں۔ جب کسی پروگرام کے موقعہ پر یہ بادشاہ زرق برق لباس میں ملبوس ہو کر گھوڑوں پر سوار ہو کر آتے ہیں خدا تعالیٰ کی حمد وثنا سے دل لبریز ہو جاتا ہے کہ کس طرح اس نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور مختلف علاقوں کی زبانیں بولنے والے یہ بادشاہ جماعت احمدیہ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں ۔اور کثیر تعداد میں اپنی رعیت کے مالک ہیں اور اپنے اپنے علاقہ میں ایک معزز مقام رکھتے ہیں ۔صدر مملکت سمیت اعلیٰ سرکاری عہدیداران بھی ان کے عقیدت مند ہیں۔ان میں سے چند بادشاہ پہلے سے مسلمان تھے باقی یا تو عیسائی تھے یا بت پرست ۔مگر اب احمدیت کی برکت سے حقیقی اسلام میں داخل ہو کر اتفاق واتحاد کی لڑی میں پروئے جا چکے ہیں۔

احمدیت کیلئے ان بادشاہوں کے اتحاد کا نظارہ اس وقت سامنے آیا جب گنّی بساؤ میں احمدیت کے خلاف کارروائی کی گئی تو مکرم امیر صاحب نے سب سے بڑے بادشاہ یعنی ''کنگ آف پاراکو' سے پوچھا کہ اگر جماعت کے خلاف یہاں بینن میں کارروائی کی گئی تو آپ کیا کریں گے۔اس پر انہوں نے بادشاہوں کی ایسوسی ایشن کی ایک مجلس بلائی اور یہی سوال ان سے پوچھا سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ''احمدیت کے خلاف بینن میں اُس وقت تک کچھ نہیں ہوسکتا جب تک ہم سب زندہ ہیں ۔ کیونکہ احمدیت نے ہم کو امن دیا اور ایمان دیا ہے جو کہ ہم سب کو اور ہماری عوام کو پسند ہے''۔کنگ آف پاراکو نے کہا کہ میں احمدیت کو اس علاقے میں لیکر آیا ہوں اور میں اس کا ذمہ دار ہوں ۔انشاء اللہ العزیز میرے جیتے جی احمدیت کے لئے کوئی بُرا نہیں سوچ سکتا۔اسی طرح ایک موقع پر انہوں نے ان مخالف احمدیت شر پسند ملاّؤں سے مخاطب ہوتے ہوئے ریڈیو پر تقریر کی اور کہا کہ جو بھی احمدیت کے متعلق حقیقی علم اور صحیح معلومات لینا چاہتا ہے وہ مجھ سے آ کر لے کیونکہ میں بڑی تحقیق اور مطالعہ کے بعد احمدی ہوا ہوں اور خود خلیفہ وقت سے مل بھی چکا ہوں اور احمدیت کی تمام سرگرمیوں سے واقف ہوں۔لہذا کسی دوسرے کو احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں ہے اور عوام کو کہا کہ احمدیت ہر وقت ہمارے ساتھ رہی ہے اور کبھی ساتھ نہیں چھوڑا لہذا ان ملاّؤں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

بینن کی سرزمین پر افریقہ کا تاریخی جلسہ سالانہ

بینن میں یہ جلسہ چند افراد سے شروع ہوا اور سالہا سال کے بعد بھی اس کی حاضری بہت معمولی سی رہی۔مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی توجہ جونہی فرانسیسی بولنے والے ممالک کی طرف ہوئی تو تبلیغ کے ساتھ ساتھ نظام جلسہ سالانہ کا کام بھی حیرت انگیز ترقی اختیار کر گیا۔ جماعت احمدیہ بینن کا پہلا بڑا جلسہ جو بینن کا سولہواں جلسہ سالانہ تھا ۱۹۹۹ء میں ہوا ۔ جس میں پندرہ سو احمدی و غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ ۲۰۰۰ء میں جلسہ سالانہ کی حاضری ۱۵۰۰ سے بڑھ کر چار ہزار ہو گئی اس پر حضورؒ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جلسہ بینن پچاس ہزار نفوس کا ہو اور اللہ اس کے لئے ہمیں توفیق دے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۰۲ء میں ہونے والے ۱۸ویں جلسہ سالانہ کی حاضری حیرت انگیز طور پر ۵۰ ہزار نفوس سے زائد تھی اور یہ ایک عظیم اجتماع تھا۔اس میں ڈیڑھ ہزار غیر از جماعت احباب تھے۔نو مبائعین کی اکثریت وہاں موجود تھی ۔کل ۴۲۱ جماعتوں سے احباب جوق در جوق آئے۔ٹوگو سے ۲۶ جماعتوں کی اور نائیجر سے ۱۴ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔کل ستّر بادشاہان ملک نے شرکت کی۔نائیجر کے بڑے سلطان گیارہ افراد کے ساتھ ۳ ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے خود اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ۔۹ دیگر ممالک سے بھی وفود آئے جن میں لنڈن سے مکرم عبد الغنی جہانگیر خان صاحب حضور انور رحمہ اللہ کے نمائندہ خصوصی کے طور پر تشریف لائے۔ اسی طرح ماریشس، گھانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو،ٹوگو،ساؤ ٹومے، گیبوں اور نائیجر شامل تھے۔

اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس جلسے میں شمولیت کیلئے 'کنگ آف پاراکو' اپنے ساتھ ۱۴ بادشاہوں کے جھرمٹ میں گھوڑوں پر سوار ہو کر جلسہ میں آئے۔ مرکز کی طرف سے MTA کی خصوصی ٹیم نے اس تاریخی منظر کو جلسہ گاہ سے ایک کلومیٹر دور سے ریکارڈ کرنا شروع کیا اور آخر تک ریکارڈ کیا۔ یہ جلسہ بینن میں ہونے والے جلسوں میں سب سے بڑا جلسہ تھا۔الحمدللہ

صدر مملکت کی احمدیہ وفد سے خصوصی ملاقات

مورخہ ۸ جون ۲۰۰۲ء کو صدر مملکت جناب عزّت مآب ''ماتھیو کریکو Mathew Kerekou نے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو خصوصی ملاقات کیلئے مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب بینن حافظ احسان سکندر صاحب ،مکرم نائب امیر عیسیٰ داؤد صاحب اور جماعت کے چیدہ چیدہ ابتدائی احمدی احباب ایک وفد کی صورت میں ملاقات کیلئے پریذیڈینسی میں حاضر ہوئے۔صدر مملکت نے ۳۰ منٹ کی ملاقات کی جس میں مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد کا تعارف پیش کیا اور ملک میں فلاحی کام جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

عیسائی فرقہ MOONIES

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴؍مارچ ۲۰۰۳ء میں مکرم رشید احمد صاحب چودھری عیسائی فرقہ Unificationists یا Moonies کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس فرقہ کا بانی Sun Myung Moon تھا جو شمالی کوریا میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوا۔ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہے لیکن اُس کا دعویٰ ہے کہ ۱۶ سال کی عمر میں ایسٹر کے روز حضرت عیسیٰ نے اُسے خواب میں حکم دیا کہ اُن کے ادھورے کام کو مکمل کرے۔ اُس نے دنیا بھر میں تجارت کے ذریعہ شہرت اور دولت حاصل کی اور بے شمار کمپنیاں، صنعتی ادارے اور بنک قائم کئے۔ ماہنامہ Insight بھی جاری کیا۔ اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کا مالک بھی ہے۔ اب اس کی عمر ۸۳ سال ہے۔ اُس پر کئی مقدمات قائم ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں شمالی کوریا کی حکومت نے اُسے قید میں ڈالا اور دو سال لیبر کیمپ میں رہا۔ امریکہ میں بھی فراڈ کے جرم میں ۱۳؍ماہ تک جیل میں رہا۔

پہلے وہ Presbyterian چرچ کا رکن تھا۔ ۱۹۴۸ء میں اسے چرچ کی رکنیت سے علیحدہ کردیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے اُس نے عیسائیت میں اتحاد کی کوششیں شروع کرتے ہوئے کوریا کے شہر Seoul میں "ہولی سپرٹ ایسوسی ایشن" قائم کی اور ایک علیحدہ چرچ بھی قائم کیا جسے یونیفیکیشن چرچ کا نام دیا۔ اس چرچ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ فرقہ اپنے روحانی پیشوا کے نام سے مونی فرقہ بھی کہلایا۔ ۱۹۵۷ء میں اُس نے اپنے عقائد پر مبنی ۵۳۶ صفحات کی کتاب "Divine Principle" شائع کی۔ ۱۹۵۹ء میں وہ امریکہ منتقل ہوگیا اور ۱۹۷۲ء میں یونیفیکیشن چرچ آف امریکہ کی بنیاد رکھی اور نیویارک میں ہیڈکوارٹر قائم کیا۔ اس کی تعلیمات عیسائیت، کنفیوشزم اور بدھ ازم کا مرکب ہیں۔

ایک وقت میں اس فرقہ کے پیروکاروں کی تعداد ۴۶ لاکھ تھی لیکن ۱۹۸۰ء میں جب مون کو ٹیکس فراڈ کے جرم میں سزا ہوئی تو پیروکاروں کی تعداد میں نمایاں کمی ہوئی۔ اس وقت ایک اندازہ کے مطابق ڈیڑھ سو ممالک میں اس فرقہ کے لوگ آباد ہیں۔ زیادہ تر کوریا، جاپان اور امریکہ میں ہیں۔

یہ فرقہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہے اور تثلیث کو مکمل طور پر ردّ کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ محض انسان تھے، خدا نہیں تھے۔ اور یہ کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے۔ ان کے دیگر عقائد میں یہ شامل ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی واحد شخص ہیں جو معصوم پیدا ہوئے، صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد اُن کا روحانی معراج ہوا لیکن شیطان اُن کے مادی جسم کو لے گیا۔ پہلا آدم وہ تھا جس سے انسان کی نسل چلی، دوسرا آدم حضرت عیسیٰ ہیں جن کا مشن نامکمل رہا۔ تیسرا آدم ۱۹۱۷ء اور ۱۹۳۰ء کے درمیان کوریا میں پیدا ہوا، وہ ایک کامل عورت سے شادی کرے گا اور اس کی بعثت سے حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوگی۔

ان کا عقیدہ ہے کہ بائبل بذات خود سچی کتاب نہیں بلکہ سچائی سکھانے والی کتاب ہے۔ موجودہ عیسائیت سینٹ پال کی شروع کردہ ہے جس نے حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کو مذہب کی شکل دی ہے۔ نیز وحی جاری ہے اور ریورنڈ مون کو بھی وحی ہوئی ہے۔ ان کا یقین ہے کہ خدا عیسائیت کو ردّ کرے گا اور تمام عیسائی فرقوں کو یونیفیکیشن چرچ میں مدغم کردے گا۔ مونؔ کا دعویٰ ہے کہ خدا اُس میں ہے اور تمام دنیا پر اس کا قبضہ ہوجائے گا۔ اس فرقہ کے لوگ تمباکو نوشی اور شراب نوشی سے پرہیز کرتے ہیں، بہت زیادہ محنت کے عادی ہوتے ہیں، شادی سے پہلے جنسی تعلقات کے قائل نہیں اور چرچ سے مضبوط رابطہ رکھتے ہیں۔ ان میں اجتماعی شادیوں کا رواج ہے اور ایک ہی تقریب میں ہزاروں جوڑے شادی کے بندھن میں منسلک ہوجاتے ہیں۔

آجکل اس فرقہ کی تمام تر توجہ جنوبی امریکہ پر مرکوز ہے۔ ۱۹۹۴ء میں مونؔ نے برازیل کے ایک علاقہ Pantanal کا دورہ کیا اور یہ جگہ اس کو اتنی پسند آئی کہ اُس نے یہاں بہشت بنانے کا ارادہ کیا۔ دو ملین ایکڑ سے زیادہ اراضی خریدی۔ بعد میں مون کو اس راستہ کی مشکلات کا اندازہ ہوا۔ برازیل کے ممبران پارلیمنٹ اور جاسوسی اداروں نے اس فرقہ کی کارروائیوں کو مشکوک قرار دیا۔ فوج نے ملک کے اندر ایک اَور ریاست کو ملکی سالمیت کے لئے خطرہ قرار دیا۔ تاہم مونؔ نے وہاں ایک کانفرنس ہال بنایا، خوابگاہیں بنائیں جہاں لوگ اکٹھے سوتے ہیں، شترمرغ فارم ہے جس کا گوشت برازیل کے اونچے طبقہ کی مرغوب غذا ہے، تین سو بچوں کیلئے ایک سکول قائم کیا، مقامی آبادی کے لئے ایک ایمبولینس اور ایئرپورٹ کا بھی انتظام کیا۔ یونیورسٹی کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے۔ عوام کی دلپسند کھیل فٹ بال کی ایک پوری ٹیم مونؔ نے خرید لی ہے اور ایک سٹیڈیم بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ مونؔ نے یوروگوائے میں چند اخبارات اور بنک بھی خریدے ہیں۔

مونؔ نے جو علاقہ خریدا ہے یہ یوروگوائے کے ساتھ برازیل کا سرحدی علاقہ ہے جو منشیات کی سمگلنگ وغیرہ کے لئے مشہور ہے۔ اسی لئے پولیس مونؔ کے اداروں پر چھاپے مارتی رہتی ہے اور کئی بار ان کا ریکارڈ بھی ضبط کیا ہے۔ اس علاقہ میں آباد شہری بھی خوفزدہ ہیں کہ اس چرچ کا رُکن نہ بننے کی پاداش میں اُن کو اُن کے آبائی شہروں سے ہی بدر نہ کردیا جائے۔

پولینڈ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲؍مارچ ۲۰۰۳ء میں مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ پولینڈ نے پولینڈ کا تعارف پیش کیا ہے۔

مشرقی اور مغربی یورپ کو ملانے والے ملک پولینڈ کا دارالحکومت وارسا ہے، کرنسی زلوتی، زبان پولش، آبادی ۳۹ ملین اور مذہب کیتھولک عیسائی ہے۔ شرح خواندگی ۹۹ فیصد ہے اور جرمنی، چیک، سلواک، یوکرائن، بیلاروس، رشیا کے ساتھ سرحد ملتی ہے۔ سمندر کے ذریعہ سویڈن کے ساتھ بھی سرحد لگتی ہے۔ قدرتی وسائل میں جنگلات، نمک اور کوئلہ کی کانیں، کچی دھاتیں (سکہ، چاندی، زنک وغیرہ)، گیس اور پٹرول شامل ہیں۔

یورپ میں پہلی بار پولینڈ میں آئین نافذ ہوا تھا یعنی ۳؍مئی ۱۷۹۱ء کو۔ ملک کی بنیاد ۱۶ویں صدی میں رکھی گئی تھی۔ قریباً بیس ملین پولش غیر ممالک میں رہتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ میدانی ملک ہے لیکن یہاں خوبصورت پہاڑی سلسلہ بھی ہے، جھیلیں بھی ہیں، سیاحوں کے لئے بہت خوبصورت مناظر ہیں، مناسب قیمت پر ہوٹل کی سہولت ہے۔

۱۹۳۴-۳۵ء میں پہلی بار قادیان سے حضرت مصلح موعودؓ نے محترم حاجی احمد خاں صاحب ایازؔ کو پولینڈ اور ہنگری کے مربی سلسلہ کے طور پر بھجوایا۔ آپ قریباً ایک سال تک وہاں رہے اور اخبارات کے ذریعہ جماعت کا تعارف کرواتے رہے۔ دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے آپ کو واپس قادیان آنا پڑا۔ بعد میں بھی پولش احمدی ہوتے رہے لیکن مرکز نہ ہونے کی وجہ سے باہمی رابطہ نہ رہا۔

یکم نومبر ۱۹۹۰ء کو حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے مضمون نگار کو پولینڈ جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ دو ہفتوں میں وہاں جماعت کی رجسٹریشن کروانے کے بعد قریباً دو سال تک کرایہ کے فلیٹ میں احمدیہ مرکز قائم رہا۔ ۱۹۹۲ء میں وارسا میں پانچ کنال رقبہ پر ایک تین منزلہ عمارت خریدی گئی۔ قرآن کریم کے پولش ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع کیا گیا اور کئی دیگر کتب کے تراجم بھی شائع کئے گئے۔

مکرم چودھری عبدالواحد صاحب

تحریک آزادی کشمیر کے راہنما اور اخبار "اصلاح" کے ایڈیٹر مکرم چودھری عبدالواحد صاحب کا مختصر ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳؍فروری ۲۰۰۳ء میں مکرم عبدالغفار ڈار صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم چودھری صاحب پنجاب کے رہنے والے تھے اور مدرسہ احمدیہ قادیان کے سکاؤٹ ماسٹر بھی رہ چکے تھے۔ جب آپ کو ہفت روزہ اخبار "اصلاح" سرینگر کا ایڈیٹر بنایا گیا تو آپ دہلی میں خواجہ حسن نظامی صاحب کے ایک مڈل سکول کے ہیڈماسٹر تھے۔ آپ نے دم توڑتے ہوئے اخبار کی زمام ادارت سنبھالی تو بہت جلد اس کی اشاعت کو ہزاروں کی حیران کن حد تک پہنچادیا۔ یہ اخبار کشمیر کے مظلومین کے حقوق کے لئے سرگرم عمل تھا جب شیخ محمد عبداللہ نے اخبار کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہا۔ جب ایسا ممکن نہ ہوا تو پہلے اخبار کو بلیک لسٹ کیا گیا، پھر سنسر لاگو ہوا اور بعد میں ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔ تاہم اخبار نے جو خدمات سرانجام دیں وہ حضرت مصلح موعودؓ کے اس عہد کو ہمیشہ تاریخ میں یاد رکھیں گی کہ آپؓ کا پُرشفقت ہاتھ ہمیشہ کشمیر کے مظلوم عوام کے سرپر رہا۔

مکرمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۶؍فروری ۲۰۰۳ء میں مکرمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مشتاق احمد تنہا صاحب لکھتے ہیں کہ آپ مکرم سید علی اصغر شاہ صاحب مرحوم دیہاتی مربی کی بیٹی تھیں، سرگودھا کے گاؤں میں ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئیں۔ گھر میں ہی تعلیم حاصل کی۔ نومبر ۱۹۴۰ء میں مکرم سید غلام احمد نثار صاحب کے ساتھ شادی ہوئی۔ شادی کے بعد شروع میں اولاد فوت ہوتی رہی بعد میں دو بیٹے اور تین بیٹیوں نے لمبی عمر پائی۔ ایک بیٹے مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ ۱۱؍اگست ۲۰۰۰ء کو کراچی میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ ایک لمبا عرصہ گھٹیالیاں کی صدر لجنہ رہیں، بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور بیشتر وقت درس و تدریس میں مصروف رہتیں۔ اپنے علاقہ کی نگران لجنہ بھی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۴؍فروری ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت مکرم سید حمیداللہ نصرت پاشا صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے مِری انجمن زیست سجانے والے!
ان کہی پیاس مِرے من کی بجھانے والے!
باغبانی کے یہ اسلوب کہاں سے سیکھے؟
دل میں انوار کے اشجار لگانے والے!
رونقِ صحنِ حرم ہوں گے یہ مہجور حرم
وقت دہرائے گا افسانے پرانے والے
جو مقدر تھا ہوا ہے، جو لکھا ہے ہوگا
خود ہی مٹ جائیں گے تحریر مٹانے والے

رہیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود بہت محنت کرتیں۔ آپ بتاتی تھیں کہ مَیں نے ہوش سنبھالنے کے بعد نماز تو کجا کبھی تہجد بھی نہیں چھوڑی سوائے شدید بیماری کے۔

حضرت منشی احمد علی صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۲۴؍فروری ۲۰۰۳ء میں حضرت منشی احمد علی صاحبؓ آف دوالمیال کے خودنوشت حالات زندگی (مرتبہ مکرم ریاض احمد ملک صاحب) شائع ہوئے ہیں۔

حضرت منشی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۶۰ء میں دوالمیال میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پرائمری تک رہی۔ جلد ہی قرآن کریم بھی اپنے والد مکرم محمود احمد صاحب سے پڑھ لیا اور بچپن سے ہی نماز کا عادی ہوگیا۔ پھر بھیرہ جاکر علماء اور بزرگوں سے فیض حاصل کیا۔ حصول علم کا بہت شوق تھا چنانچہ علم صرف و نحو، عربی حضرت مولوی خان ملک صاحب کھیوال ضلع چکوال سے پڑھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے ۳۱۳ صحابہؓ میں بھی شامل ہوئے۔ فقہ کی کتابیں مولوی غلام حیدر صاحب سے پڑھیں جو حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے رشتہ میں بھائی تھے۔ ایک دوسرے رشتہ کے بھائی مولوی غلام قادر صاحب تھے، اُن سے بھی علم حاصل کیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے مطب میں بھی مَیں بیٹھا رہتا تھا۔ آپؓ کی نصائح بہت دلچسپ اور مختصر ہوتی تھیں۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ مدرس رہا پھر محکمہ پٹوار میں ملازمت کرلی لیکن اس محکمہ میں رشوت ستانی کی وجہ سے کئی ابتلاء آئے۔ ایک بار سانپ نے ڈس لیا، ایک بار ہیضہ کا شدید حملہ ہوا۔ دونوں بار صدقہ و خیرات سے بچ گیا لیکن نتیجہ اخذ کیا کہ اس کا سبب رشوت ہے۔ چنانچہ ملازمت چھوڑ کر ایک جگہ بطور منشی کام پر لگ گیا۔

۱۹۰۲ء میں جب موضع ڈنڈوت میں ملازم تھا ہمارے محکمہ کے افسر بالا حضرت بابو عطا محمد صاحبؓ آف جہلم معائنہ کیلئے آئے۔ اُن کی جیب میں اخبار الحکم کا پرچہ تھا جو مَیں نے لے لیا۔ اس پرچہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر سورۃ فاتحہ درج تھی جسے پڑھ کر بہت متأثر ہوا اور سوچا کہ اس شخص کی زیارت ضرور کرنی چاہئے۔ بابو عطا محمد صاحبؓ کا مکان دو میل دُور تھا، مَیں اُن سے کچھ مزید کتابیں اور معلومات حاصل کرتا رہا۔ انہوں نے خود پیسے دے کر میرے نام رسالہ ریویو بھی جاری کروادیا۔

پھر بیس یوم کی رخصت لے کر مَیں قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ جب ملکوال سے امرتسر جانے والی گاڑی میں سوار ہوا تو ایک سکھ نے میرے ہاتھ میں الحکم کا پرچہ دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں نازیبا کلمات کہے۔ اس پر میرا اُس کے ساتھ جھگڑا ہوگیا اور لوگوں نے بیچ بچاؤ کرایا۔ امرتسر کے سٹیشن پر کئی مولوی قادیان جانے والوں کو روکنے کی کوشش کررہے تھے۔ بٹالہ میں بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ تاہم مَیں قادیان کی طرف پیدل ہی چل پڑا۔ سڑک بہت خستہ اور خراب تھی۔ راستہ میں ایک جگہ درخت اور کنواں دیکھا تو وضو کرکے نماز پڑھی اور پھر آگے روانہ ہوگیا۔ درخت کے نیچے چند ملنگ قسم کے لوگ بیٹھے تھے۔ مجھ سے مقصد سفر پوچھنے کے بعد انہوں نے حیرت سے پنجابی میں کہا کہ مرزا نے بھی کمال کردی ہے کہ دنیا کے چاروں کونوں سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اس فقرہ کے علاوہ اپنے سارے سفر میں مَیں نے کوئی مثبت بات نہیں سنی۔ جب قادیان کے قریب پہنچا تو ایک اینٹوں کا بھٹہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک کنواں بھی تھا۔ مَیں نے غسل کیا، نماز پڑھی اور پھر قادیان کے بازار سے بطور تحفہ کچھ پھل خریدا۔ وہیں مجھے مولوی نجم الدین صاحبؓ آف بھیرہ مل گئے جو میرے واقف تھے، بہت خوش ہوئے اور اپنے ہمراہ مسجد مبارک میں لے آئے۔ نماز مغرب کا انتظار ہورہا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے۔ جونہی میری نظر آپؑ پر پڑی میرے منہ سے نکلا: آمنا و صدقنا۔ اسی اثناء میں نماز کھڑی ہوگئی۔ نماز کے بعد نجم الدین صاحبؓ نے مجھے حضورؑ کی خدمت میں پیش کرکے میرا مدعا عرض کیا اور حضورؑ نے میری بیعت قبول فرمائی اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ آج تک اُس مبارک ہاتھ کا لمس محسوس کرتا ہوں۔ بیعت کے بعد بقیہ نماز ادا کی۔

بیعت کے بعد ۱۸؍یوم قادیان میں رہا۔ ہر نماز سے پہلے مسجد مبارک پہنچ جاتا۔ حضورؑ تشریف لاتے تو پاؤں دباتا۔ اس طرح بہت خوشی اور سکون ملتا۔ پھر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی مجلس میں بیٹھا رہتا۔ بیعت کے بعد میری نماز میں خشوع و خضوع پیدا ہوگیا۔ حضورؑ کے ساتھ سیر پر بھی جاتا۔ حضورؑ چلتے تھے لیکن ہم دوڑ کر بھی حضورؑ سے مل نہیں پاتے تھے۔ جب قادیان سے واپس آیا تو میرے والدین اور چچا اور کئی دیگر افراد خاندان نے کسی حیل و حجت کے بغیر احمدیت کو قبول کرلیا۔ بعد میں بہت سے افراد میرے ذریعہ احمدی ہوئے۔

آپؓ نے ۱۰؍دسمبر ۱۹۶۵ء کو دوالمیال میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بیگم زبیدہ بانی ونگ کا آغاز

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۱۸؍فروری ۲۰۰۳ء میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لفٹ سمیت جدید آلات و سہولیات سے آراستہ نئے شعبہ ’’بیگم زبیدہ بانی ونگ‘‘ کے متعلق تفصیلی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کا سنگ بنیاد ۲۰؍فروری ۱۹۵۶ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا۔ حضورؓ نے تین اینٹیں نصب فرمائیں جن میں سے ایک قادیان سے لائی گئی تھی۔ ایک بکرا صدقہ بھی دیا گیا۔

ہسپتال کی عمارت (آؤٹ ڈور، ایکسرے، لیبارٹری اور دو وارڈز) کا افتتاح حضورؓ نے ۲۱؍مارچ ۱۹۵۸ء کو فرمایا۔ اس موقعہ پر حضورؓ نے مسجد یادگار کا سنگ بنیاد بھی رکھا اور مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ نصب فرمائی۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۸۳ء تک حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر رہے۔

آغاز میں شعبہ گائنی کی سربراہ محترمہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ (LSMF) تھیں جو ۱۹۵۹ء میں ریٹائرڈ ہوئیں۔ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ (MBBS) نے خدمات کا آغاز ۱۹۶۵ء میں کیا اور ۱۹؍سال خدمت کی توفیق پائی۔ محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (FRCOG) نے ۱۹۸۵ء سے اس شعبہ کے سربراہ کی حیثیت سے کئی اہم اقدامات کئے ہیں۔

اپریل ۲۰۰۰ء میں مکرم شریف احمد بانی صاحب کی اس درخواست کو حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے قبول فرمایا کہ وہ اپنی والدہ محترمہ زبیدہ بانی صاحبہ کی یاد میں ہسپتال میں ایک نیا یونٹ تعمیر کرائیں۔ قبل ازیں بھی ہسپتال میں ایک بلاک اور بعض کمرے اس خاندان کی مالی معاونت سے تعمیر ہوچکے ہیں۔ نئے یونٹ کا نقشہ رضاکارانہ طور پر احمدی آرکیٹیکٹ مکرم پروفیسر محمد طارق صاحب نے بنایا۔ اگست ۲۰۰۱ء میں تعمیر کا آغاز ہوا اور اٹھارہ ماہ میں تعمیر مکمل ہوئی۔ یہ تین منزلہ بلاک ۴۰؍ہزار مربع فٹ مسقّف حصہ پر مشتمل ہے۔ ربوہ کی یہ پہلی عمارت ہے جو مکمل طور پر Frame Construction پر بنائی گئی ہے۔ بجلی کا انتظام اس طرح کیا گیا ہے کہ پچیس فیصد بچت متوقع ہے۔ ربوہ کی پہلی عمارت ہے جس میں لفٹ کی سہولت ہے۔ زیادہ تر مشینری بیرونی ممالک سے درآمد کی گئی ہے۔ یہ شعبہ الٹراساؤنڈ، Colposcopy اور بہت سی جدید سہولیات سے مزین ہے۔ ایک آپریشن تھیٹر اور چار لیبر رومز یہاں بنائے گئے ہیں۔ چھوٹے بڑے متعدد شعبہ اس ونگ میں قائم ہیں۔ وارڈ میں ۳۶ مریضوں کی سہولت ہے جبکہ یونٹ میں مجموعی طور پر ۶۰؍مریضوں کی گنجائش ہے۔ ہسپتال میں پہلی بار سینٹرل آکسیجن پلانٹ بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ اس شعبہ میں ریکارڈ کو منظّم طریق پر رکھنے کے لئے کمپیوٹر استعمال ہوگا۔

اسی شمارہ میں مکرم شریف احمد بانی صاحب اس ونگ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ میرے والد محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب اور محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ اور خاکسار کو ۱۹۷۲ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی تو مکہ میں کسی نے ذکر کیا کہ پہلے مکہ میں پانی کی سخت قلّت ہوا کرتی تھی کہ بغداد کی ملکہ زبیدہ نے پانی کی فراہمی کے لئے ایک نہر بنائی جو ’’نہر زبیدہ‘‘ کہلاتی ہے۔ یہ سن کر میرے والد نے والدہ سے کہا کہ نام تو تمہارا بھی زبیدہ ہی ہے، کیا تم نے بھی رفاہ عامہ کا کوئی ایسا کام کیا ہے۔ تب والدہ محترمہ نے خاص طور پر خانہ کعبہ میں جاکر ایسے کسی کام کے لئے دعا کی۔ ۱۹۷۴ء میں والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ والدہ رفاہ عامہ میں بے دریغ خرچ کرتی تھیں۔ میرے والدین کو قادیان کے درویشوں کی خدمت کا بھی عشق تھا۔

گزشتہ تیس سال سے والدہ صاحبہ میرے پاس کراچی میں ہی قیام رکھتی تھیں، ۱۹۹۶ء میں کلکتہ گئیں تو شدید بیمار ہوگئیں، ستمبر ۲۰۰۱ء میں کلکتہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۲۶؍فروری ۲۰۰۳ء کے مطابق ۲۰؍فروری ۲۰۰۳ء کو ’’بیگم زبیدہ بانی ونگ‘‘ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ تھے۔

امّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہؓ کی کنیت امّ ہند اور لقب طاہرہ تھا۔ آپؓ کے والد کا نام خویلد اور والدہ فاطمہ بنت زائدہ تھیں۔ عام الفیل سے پندرہ سال قبل حضرت خدیجہؓ کی پیدائش ہوئی۔ پہلے آپؓ کی نسبت ورقہ بن نوفل سے ہونا تھی جو نہ ہوسکی اور ابوہالہ سے نکاح ہوگیا۔ ابوہالہ کے بعد عتیق بن عابد مخزومی کے عقد میں آئیں۔ اسی زمانہ میں حرب الفجار ہوئی جس میں آپؓ کے والد مارے گئے۔

آنحضور ﷺ کی امانت و دیانت کی خبر سن کر آپؓ نے حضورؐ کو پیغام بھیجا کہ میرا مال تجارت شام لے جائیں اور دوسروں کی نسبت دوگنا معاوضہ پائیں۔ آنحضور ﷺ نے منظور فرمالیا اور اس تجارت سے حضرت خدیجہؓ کو پہلے کی نسبت دوگنا نفع ہوا۔ شام سے واپسی پر آپؓ نے آنحضور ﷺ کی طرف شادی کا پیغام بھیجا جو آنحضورؐ نے قبول فرمالیا۔ حضرت ابوطالب نے پانچ سو طلائی درہم مہر پر نکاح پڑھایا۔ شادی کے وقت آپؓ کی عمر ۴۰ سال اور آنحضور ﷺ کی ۲۵ سال تھی۔

آنحضور ﷺ کو جب وحی کا آغاز ہوا تو آپؐ بہت گھبرا کر گھر آئے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو بہت تسلّی دی اور آپؐ کی تصدیق اور اعانت کی۔ اپنا سارا مال آپؐ کے قدموں میں رکھ دیا۔ جب آنحضور ﷺ کو شعب ابوطالب میں محصور کیا گیا تو آپؓ بھی ہمراہ تھیں اور اس گھاٹی میں پتے کھاکر گزارہ کرتی رہیں۔ آپؓ نکاح کے بعد ۲۵ برس زندہ رہیں اور ۱۱؍رمضان ۱۰؍نبوی کو ۶۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آنحضور ﷺ خود قبر میں اُترے اور آپؓ کو دفن کیا۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ شادی سے حضرت خدیجہ کے ۷ بچے ہوئے۔ تین صاحبزادے قاسم، طاہر اور طیب تھے۔ اور چار صاحبزادیاں زینبؓ، رقیہؓ، امّ کلثومؓ اور فاطمہؓ تھیں۔

حضرت خدیجہؓ نے اسلام سے قبل ہی بت پرستی ترک کردی تھی۔ آپؓ کو حضور ﷺ سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ خدیجہؓ برتن میں کچھ لا رہی ہیں، آپؐ ان کو میرا اور خدا کا سلام پہنچادیجئے۔ آپؓ کی وفات کے بعد حضورؐ کا معمول تھا کہ جب بھی گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو آپؐ ڈھونڈ ڈھونڈ کر آپؓ کی سہیلیوں کے پاس گوشت بھجواتے تھے۔

حضرت خدیجہؓ کے بارہ میں یہ مضمون ماہنامہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ ربوہ مارچ ۲۰۰۳ء میں مکرم داؤد احمد طاہر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 | Friday, September 05, 2003 | Issue No. 36

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کا اپنی شاندار روایات کے ساتھ عظیم الشان اور بابرکت انعقاد۔

گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۶۰۰۰ ہزار شرکاء کا اضافہ ۔حضور انور کے روح پرور خطابات۔

عزت مآب وزیر اعظم برطانیہ جناب ٹونی بلئیر اور لبرل ڈیمو کریٹ پارٹی کے لیڈر جناب چارلز کینیڈی کے ذاتی پیغاماتِ خیر سگالی۔غانا کے صدر عزت مآب جان اگیے کُم کوفور کا محبت بھرا پیغام۔

متعدد معززین۔میئرز۔ممبرز آف پارلیمنٹ۔ممبرز آف یورپین پارلیمنٹ کی شرکت۔

علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خطابات ۔عالمی بیعت ،۹۸ ممالک میں ۹ لاکھ کے قریب نئی بیعتیں۔

(رپورٹ : لئیق احمد طاہر ۔ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دور خلافت کا پہلا تاریخی جلسہ جو برطانیہ کا سینتیسواں جلسہ سالانہ تھا۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ) یوکے میں اپنی شاندار روایات کے مطابق ۲۵ جولائی ۲۰۰۳ءکوشروع ہوا۔حسب سابق افتتاحی خطاب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔بعدہٗ افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا،اس کے بعد لبرل ڈیموکریٹ کے شیڈو سیکرٹری آف دی آفس ۔مسٹر ایڈورڈ ڈیویز (Mr.Edward Davise) نے پارٹی لیڈر مسٹر چارلز کینیڈی کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو موصوف نے خاص جلسہ کے لئے خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ بھجوایا تھا۔انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔مسٹر ایڈورڈ ڈیویز کا عہدہ ڈپٹی پرائم منسٹر کے برابر ہے۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد افتتاحی خطاب میں تقویٰ اللہ کے حصول سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اُس خطاب کے چیدہ چیدہ حصے سنائے جو حضورؑ نے ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے روز فرمایا تھا۔یہ خطاب دو گھنٹے کے قریب جاری رہا۔(حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)

دوسرے روز ہفتہ کے دن مورخہ ۲۶/ جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ زنانہ میں خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنایا گیا۔(حضور انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)حضور ایدہ اللہ نے اولاد کی تربیت سے متعلق نہایت اچھوتے اور موثر انداز میں قرآن کریم،احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں ہدایات سے نوازا۔حضور ایدہ اللہ نے بچے کی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے بہت قیمتی نصائح فرمائیں۔

حضور انور نے ہفتہ کے روز مردانہ جلسہ گاہ میں بعد سہ پہر خطاب فرمایا جس میں تفصیل کے ساتھ ان برکات وافضال کا ذکر ہوتا ہے جو سال بھر بارش کی طرح ساری دنیا میں جماعت احمدیہ پر نازل ہوتی ہیں۔(حضور انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔)

انٹرنیشنل بیعت

۲۷/ جولائی ۔اتوار کے روز دوپہر ایک بجے کے قریب انٹرنیشنل بیعت ایم ٹی اے کے توسط سے ہوئی۔حضور ایدہ اللہ حضرت مسیح موعودؑ کا سبز رنگ کا اوورکوٹ زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ الحمدللہ آٹھ لاکھ بانوے ہزار چار سو تین نفوس اس سال جماعت میں شامل ہوئے۔یہ بیعتیں دنیا کے ۹۸ مما لک میں ہوئی ہیں اور بیعت کنندگان کا تعلق ۲۳۲/ اقوام سے ہے ۔ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں یہ عالمی بیعت براہ راست نشر ہوئی اور کروڑوں احمدیوں نے اس موقع پر بیعت کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔یہ ایک نہایت ہی وجد آفرین نظارہ تھا۔بیعت کے بعد سجدۂ تشکر ہوا۔

اختتامی خطاب

۲۷/جولائی بروز اتوار حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔جس میں حضور نے دس شرائط بیعت میں سے پہلی تین شرطوں پہ تفصیل سے روشنی ڈالی اور متعدد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں نہایت مؤثر انداز میں ان کی تشریح فرمائی ۔حضور نے فرمایا کہ بیعت کے معنی اپنے آپ کو گویا کسی کے ہاتھ پہ بیچ ڈالنے کے ہیں ۔حضور انور نے فرمایا صرف وہی لوگ بیعت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کامل انکسار اور عجز کے ساتھ بیعت کرتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

۲۵/جولائی کو جلسہ کے باقاعدہ افتتاح سے قبل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۱۲ سال قبل قادیان میں شروع ہوا تھا۔حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباس اس للّٰہی جلسہ اور اس میں شرکاء کے لئے ہدایات اور دعاؤں پر مشتمل سنائے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے خاص طور پر جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں سے فرمایا کہ یہ جلسہ عام دنیا کے جلسوں کی طرح نہیں ہے جسے لوگ میلہ کے طور پر مناتے ہیں بلکہ اس جلسہ کی اغراض میں سے یہ اہم غرض ہے کہ لوگ مرکز میں آئیں اور اپنے ایمان اور عرفان میں ترقی کریں،امام وقت سے ملیں اور ان کے فیض صحبت سے روحانی ترقیات حاصل کریں۔

اس طرح مرکز میں علمائے کرام جو جلسہ کے لئے تقاریر کرتے ہیں وہ عام دنیا کی تقریریں نہیں ہیں بلکہ علم ومعرفت سے معمور خطابات ہوتے ہیں جو سامعین کے ایمان میں رفعت اور اضافہ کا موجب ہوتے ہیں۔حضورؑ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سوچتا ہے کہ مرکز میں اسکے آنے سے ہم پر بوجھ پڑے گا یا اس سفر کی وجہ سے اُسے مالی طور پر نقصان ہوگا وہ شرک کرتا ہے۔

اگر ہم منصوبہ بندی کریں اور تھوڑی تھوڑی بچت شروع سال سے کرنا شروع کردیں تو بغیر کسی بوجھ کے مرکز سلسلہ (قادیان) میں آسکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ وسائل رکھتے تھے وہ اللہ تعالیٰ ،مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح سے محبت کی وجہ سے کثرت کے ساتھ برطانیہ آئے ہیں لیکن ایک بھاری تعداد ان لوگوں کی ہے جو یہاں آنے کے لئے مالی وسعت نہیں رکھتے لیکن جلسہ میں شرکت کی تمنّا لئے ہوئے ہیں۔ان کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی برکت اور انتھک محنت کے نتیجہ میں ایم ٹی اے کا غیر معمولی بابرکت نظام جاری ہوا جس سے ساری دنیا کے احمدی متمتع ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ پہ کثرت سے مہمان آئے ہوئے ہیں سب کے لئے ۱۰۰/ فیصد سہولت کا انتظام باوجود کوشش کے ممکن نہیں ہے اس لئے سب مہمان اور میزبان ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ دیں ۔حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقعہ پر جلسہ میں شرکاء کو ایثار اور قربانی کی تعلیم دیتے ہوئے نصیحت فرمائی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ جو شخص صحت مند اور کم ضرورت مند ہے وہ آرام دہ جگہ اور چارپائی پر قبضہ کی کوشش کرے اور بیمار اور کمزور کو اس سے محروم رکھے ۔جو دینی اور جسمانی طور پر کمزور اور بیمار ہیں ان کے لئے رو رو کر دعائیں کریں۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں ۱۹۰۳ء کے الہامات ،رؤیا اور کشوف میں سے بعض پڑھ کر سنائے جن میں جماعت پر خدا تعالیٰ کے افضال کے نزول کی پیشگوئیاں تھیں ۔حضور نے فرمایا کہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ یہ پیشگوئیاں جیسا کہ ماضی میں پوری ہوتی رہیں آئندہ بھی لازماً پوری ہوں گی۔لیکن ضروری ہے کہ ہم دعاؤں اور تقویٰ کے ساتھ ان کے جلد از جلد پورا ہونے کے لئے حقدار ٹھہریں۔حضور نے فرمایا کہ بادشاہوں کے خزانے تو ختم ہوسکتے ہیں لیکن ہمارا خدا وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

حضور انور نے آخر میں کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کرنے ،درود شریف پڑھنے اور استغفار کرنے کی نصیحت فرمائی۔خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائیں۔

اسلام آباد میں آج صبح سے مطلع ابر آلود رہا اور وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ جاری رہا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔